یوحنا 19 باب–یسوع کا مصلوب کیا جانا

الف: یسوع مصلوب کئے جانے کے لئے رَد کیا جاتا ہے۔

1. (1-4 آیات) پیلاطس کوشش کرتا ہے کہ یسوع کو کوڑے لگوا کر اور ٹھٹھوں میں اُڑا کر لوگوں کے غصے کو کم کیا جا سکے۔

اِس پر پیلاطس نے یسوع کو لیکر کوڑے لگوائے۔ اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ اور اُسکے پاس آ کر کہنے لگے اَے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اُسکے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو مَیں اُسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تا کہ تم جانو کہ مَیں اُسکا کچھ جرم نہیں پاتا۔

اَ. اِس پر پیلاطس نے یسوع کو لیکر کوڑے لگوائے: ہم نے دیکھا کہ پیلاطس پہلے بھی یہ بات کہہ چکا تھا کہ مَیں اِسکا کچھ جرم نہیں پاتا لیکن اِسکے باوجود اُس نے حکم دیا کہ ایک بے گناہ شخص کو کوڑے لگائے جائیں اور اُس پر شدید قسم کا تشدد کیا جائے۔ علماء کی رائے ہے کہ پیلاطس اصل میں یسوع کی مدد کرنا چاہتا تھا، وہ اُسے چھُڑانا چاہتا تھا اور اُس کا خیال تھا کہ اگر وہ اُس کو کوڑے لگوا کر لوگوں کے سامنے لے جائے گا تو شاید اِسی سے وہ لوگ مطمئن ہو جائیں اور یسوع کو آزاد کرنے پر راضی ہو جائیں۔

ب. کوڑے لگوائے: پیلاطس نے کوڑوں کا حکم دیا تھا، پس یسوع کو رومیوں نے کوڑے لگائے تھے اور یہ اُسی انداز سے لگائے گئے تھے جیسے رومی مجرموں کو کوڑے لگاتے تھے۔ رومی کوڑے کے آگے بہت ساری چمڑے کی لڑیاں لگی ہوتی تھیں جن پر نوکدار ہڈیاں یا مختلف طرح کی دھاتوں کو لگایا گیا ہوتا تھا۔ جب وہ کسی شخص کی کمر پر پڑتا تھا تو اُس شخص کی چمڑی کو اُدھیر کر رکھ دیتا تھا اور یہ کوئی عام بات نہیں تھی کہ بہت سارے لوگ تو مصلوب ہونے سے پہلے صرف رومی کوڑوں کی مار سے ہی مر جایا کرتے تھے۔

i. کوڑے اکثر تین مقاصد کے لیے لگائے جاتے تھے۔ یہ قیدیوں کو سزا دینے کے لیے لگائے جاتے تھے، اعترافِ جرم کروانے کے لیے لگائے جاتے تھے اور اگر کسی کو مصلوب کرنا ہوتا تھا تو یہ اِس لیے بھی لگائے جاتے تھے کہ مصلوب ہونے والا مجرم کمزور ہو جائے اور صلیب پر جلد مر جائے۔ پیلاطس کا خیال تھا کہ اگر یسوع کو صرف کوڑے مار کر لوگوں کے سامنے لایا جائے تو شاید اُن کی تسلی ہو جائے اور وہ اُس کی رہائی کے لیے مان جائیں۔ "نہ تو سزا کے طور پر، نہ ہی اُس سے کسی طرح کی کوئی سچائی اگلوانے کے لیے، بلکہ پیلاطس نے یسوع کو صرف اِس لیے کوڑے لگوائے کہ یہودیوں کی تسلی ہو سکے اور وہ یسوع کو رہا کر سکے۔" (ڈوڈز)

ii. "کوڑے کھانے والا مجرم عام طور پر ایک چھوٹے ستون کے ساتھ باندھا جاتا تھا اور وہ ایک طرح سے جھکا ہوا ہوتا تھا۔ پھر اُس پر بہت زیادہ ڈنڈے برسائے جاتے تھے اور اُس کو ایسے کوڑوں سے مارا جاتا تھا جس کی چمڑے کی لڑیوں میں نوکدار ہڈیاں اور دھاتیں جڑی ہوئی ہوتی تھیں، ہر ایک وار مجرم کی کمر کی چیر پھاڑ کر دیتا تھا۔" (ڈوڈز)

iii. "کوڑوں سے عام طور پر مار کھانے والے کی کمر کی چمڑی بالکل اُدھڑ جاتی تھی۔ کچھ ہی لوگ اِس مار کے دوران شعوری طور پر ہوش میں رہ پاتے تھے؛ کچھ تو مر جاتے تھے اور بہت سارے پاگل ہو جاتے تھے۔" (بارکلے)

iv. "یہ ایک اور وجہ ہے جس کے بے یہ اناجیل ہم نے محفوظ کی ہوئی ہیں اور اُن میں ایسی انتہائی خوفناک صورتحال کو بیان کرنے کے لیے صرف چند الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اناجیل میں ہمارے جذبات کے ساتھ کھیلنے کی قطعی طور پر کوئی کوشش نہیں کی گئی۔" (بارکلے)

ج. **سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ اور اُسکے پاس آ کر کہنے لگے اَے یہودیوں کے بادشاہ آداب!:** یہ سب کچھ یسوع مسیح کا مذاق اُڑانے کے لیے کیا جا رہا تھا۔ یہودی سرداروں نے پہلے ہی یسوع کا مسیحا کے طور پر مذاق اُڑالیا تھا(متی26باب67-68 آیات)۔ اب رومی لوگ اُس کا ایک بادشاہ کے طور پر مذاق اُڑا رہے تھے۔

- **سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر:** بادشاہ تاج پہنتے ہیں لیکن تاج تکلیف دینے کے لیے نہیں پہنا جاتا۔ اُس علاقے کی جھاڑیوں میں لمبے سخت اور بہت تیز نکلے اُگتے ہیں۔ یہ وہ تاج تھا جس کی وجہ سے اُس بادشاہ یعنی یسوع کا سر شدید زخمی ہو گیا ہو گا۔ اور اُس میں سے بہت زیادہ خون بہہ نکلا ہو گا۔
- **اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی:** اُس دور میں بادشاہ اور سردار اکثر ارغوانی پوشاک پہنتے تھے کیونکہ کپڑے کو یہ رنگ چڑھانا بہت ہی مشکل اور مہنگا ہوتا تھا۔ یہاں پر یسوع کو ارغوانی پوشاک پہنانے سے اصل میں اُس کا بہت زیادہ مذاق اُڑانا مقصود تھا۔
- **اَے یہودیوں کے بادشاہ آداب!** بادشاہوں کو شاہی القابات کے ساتھ سلام کیا جاتا تھا، یہاں پر یسوع کو یہودیوں کا بادشاہ کہہ کر اُس کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے جو صرف اُس کا مذاق اُڑانا ہی نہیں بلکہ پوری یہودی قوم کا مذاق اُڑانا بھی تھا۔ اور جب وہ یہ سب کر رہے تھے تو اصل میں وہ ایک طرح سے یہ کہہ رہے تھے کہ "یہ وہ بہترین بادشاہ ہے جو یہودی اپنی طرف سے روم کے مقابلے میں سامنے لا سکے۔"
- سپاہی **اُسکے طمانچے بھی مار رہے تھے۔** اور وہ اُسے ٹھٹھوں میں بھی اُڑا رہے تھے، یہ سب کچھ اصل میں وہ اپنی ظالمانہ خصلت کی تسکین کے لیے کر رہے تھے۔
- متی کی انجیل بیان کرتی ہے ک سپاہیوں نے یسوع کے کپڑے اُتارے، پھر اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی اور بادشاہ کے عصا کی جگہ پر یسوع کے ہاتھ میں ایک سرکنڈا پکڑوایا اور پھر اُس کے سامنے جھک جھک اُس کا مذاق اُڑاتے اور اُسے کہنے لگے کہ اَے یہودیوں کے بادشاہ سلام۔ اور وہ اُس پر تھوک بھی رہے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم یسوع کی خدمت میں حقیقی آداب بجالائیں ایسا آداب جس کی یہ لوگ بس نقل کر رہے تھے۔

i. "جو کچھ اُن لوگوں نے یسوع کے ساتھ کیا ہم اُس کے بالکل متضاد یسوع کے لیے کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کاش کہ ہم اپنے خُداوند کی شان کے مطابق اُس کی عزت کریں اور ان سپاہیوں کی طرح نہ بنیں جو یسوع کو بے عزت کرنے کے لیے طرح طرح کے طریقے اپنا رہے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم یسوع کی خدمت میں حقیقی آداب بجالائیں، ایسا آداب جس کی یہ لوگ بس نقل کر رہے تھے۔" (سپرجن)

د. **تاکہ تم جانو کہ مَیں اُسکا کچھ جرم نہیں پاتا:** پیلاطس نے یہاں پر اپنا وہی بیان دہرایا ہے جو اُس نے یوحنا18باب38 آیت میں دیا تھا اور کہہ رہا ہے کہ وہ یسوع میں کوئی جرم نہیں پاتا۔ ایک منصف کے طور پر پیلاطس کے پاس وجہ بھی تھی اور اختیار بھی تھا کہ وہ یسوع کو آزاد کرے، اور اُسے چاہیے تھا کہ وہ یسوع کو کسی طرح کی ایذا رسانی، سزا نہ دیتا اور نہ ہی اُس کی بے عزتی ہونے دیتا۔

i. "پیلاطس نے پانچ دفعہ اپنی پوری کوشش کی کہ وہ ہمارے خُداوند کو رہا کر دے، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں لوقا23باب4، 15، 20، 22 آیات؛یوحنا19باب12، 13 آیات" (کلارک)

2. (5-6 آیات) پیلاطس یسوع کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔

یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی ! جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب! پیلاطس نے اُن سے کہا کہ تم ہی اِسے لیجاؤ اور مصلوب کرو کیونکہ مَیں اِسکا کچھ جرم نہیں پاتا۔

اَ. یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا: پیلاطس نے یسوع کو بہت بُری حالت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا، اُسے کوڑوں سے بُری طرح زخمی کیا گیا تھا، اُس کا خون بہہ رہا تھا، وہ پسینے سے شرابور تھا، اور اُس کے جسم پر سپاہیوں کے جابجا تھوکا ہوا تھا۔ غالباً پیلاطس سوچ رہا تھا کہ وہ افسوسناک منظر دیکھ کر لوگوں کو یسوع پر ترس آئے گا اور وہ اُسے آزاد کر دینے کے بارے میں سوچیں گے۔

i. "کانٹوں کا یہ تاج یسوع نے آخر تک پہنے رکھا، ٹرٹولین اور اوریجن دونوں ہی ابتدائی کلیسیائی فادر تھے جن میں سے ایک کا تعلق مغرب سے تھا اور ایک کا مشرق سے۔ وہ کہتے ہیں کہ یسوع کانٹوں کے اُس تاج کے ساتھ ہی مصلوب کیا گیا تھا۔" (ٹرینچ)

ii. "بہت سارے تاجوں کے لیے خون بہایا گیا تھا، اور اِسی طرح اِس تاج کے لیے بھی خون بہایا گیا تھا لیکن یہ خود اُسی کا خون تھا جس نے یہ تاج پہنا تھا؛ بہت سارے تختوں کو حاصل کرنے کے لیے مشکلات کا سامنا کیا گیا تھا اور اِس تخت کے حصول کے لیے بھی بہت زیادہ تکلیف اُٹھائی گئی اور یہ سارا دکھ خُود یسوع نے اُٹھایا تھا۔" (سپرجن)

ب. دیکھو یہ آدمی! پیلاطس نے اُن لوگوں کو دعوت دی کہ وہ یسوع کے دکھ اور تکلیف کو جو اُس نے اُس وقت تک اُٹھالی تھی دیکھیں، اور جس انداز سے وہ اُن کو کہہ رہا ہے اُس سے مُراد یسوع کی حالت پر باریکی سے غور کرنا ہے۔ جس طرح پیلاطس یسوع کو لوگوں کے سامنے لا کر اُن سے کہہ رہا ہے کہ وہ اُسے دیکھیں، اُسی طرح خُدا باپ بھی دعوت دیتا ہے ساری انسانیت اُس شخص یعنی یسوع پر غور کرے، جو کامل ذات ہے، سب انسانوں میں سے پاک ہے، جس کو ہر طرح سے پرکھ لیا گیا ہے اور وہ ساری انسانیت کے لیے اعلیٰ نمونہ ہے۔

i. "یہ آدمی حقارت آمیز ہے، پیلاطس ایک طرح سے یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہے کہ، اِس غریب پر نظر کرو، کیا تم سمجھتے ہو کہ ایسا معمولی اور مارا کوٹا بادشاہ کسی بھی طرح سے روم یا اسرائیل کے لیے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے؟" (ٹاسکر)

ii. "تم بھی انسان ہو، اِس انسان پر ترس کھاؤ جو اِس قدر زیادہ مار کھا کر تمہارے سامنے کھڑا ہے اور اگر تم اچھے انسان ہونے کا ثبوت دو تو اِس شخص کو جانے دو جو کہ بالکل بیگناہ ہے۔" (ٹراپ)

iii. پیلاطس خیال کر رہا تھا کہ وہ یسوع کی تضحیک کر کے اُسے بچا سکتا تھا۔ موجودہ دور میں بھی کچھ لوگ اِس طرح کا رویہ رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کہیں گے کہ یسوع خُدا نہیں ہے، اور ہر ایک بات جو یسوع کی ذات کے حوالے سے بائبل میں کہی جاتی ہے وہ درست نہیں ہے تو اِس طرح سے وہ یسوع کو موجودہ جدید دور کے ساتھ ہم آہنگ کر لیں گے اور ایک طرح سے یسوع کو بچا لیں گے۔ اُن کا یہ اقدام اُتنا ہی غلط ہے جتنا کہ پیلاطس کا اقدام غلط تھا۔

iv. "پیلاطس کا جو کچھ بھی ارادہ تھا لیکن یسوع کو جس حالت میں اُس نے لوگوں کے سامنے پیش کیا اُس کی وجہ سے نہ تو وہ لوگوں کے دل میں یسوع کے لیے ترس پیدا کر سکا اور نہ ہی یسوع کے خلاف اُن کے نعروں کو کم کر سکا۔" (مورگن)

ج. **جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا:** ہم یہ نہیں جانتے کے اِس کے بعد عام عوام کا فوری ردِ عمل کیا تھا، غالباً جب اُنہوں نے یسوع جیسی حیرت انگیز شخصیت کو اِس حالت میں دیکھا ہو گا تو اُن کے دِلوں میں لازمی طور پر اُس کے لیے کچھ نہ کچھ ہمدردی ضرور پیدا ہوئی ہو گی۔ لیکن وہ ہجوم جو کچھ بھی محسوس کر رہا تھا یا سوچ رہا تھا، مذہبی رہنماؤں نے فوری طور پر چیخ چیخ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ اِسے **مصلوب کر مصلوب!** یہ ایک حقیقی نفرت تھی، خُدا کے لیے انسان کی نفرت۔

i. "اُس ہجوم میں یسوع کے لیے کچھ نہ کچھ ہمدردی ضرور پیدا ہوئی ہو گی لیکن کاہنوں اور اُن کے دیگر ساتھیوں نے یسوع کو دیکھ کر جب چیخنا شروع کر دیا تو وہ ہمدردی اُسی شور میں کہیں دب کر رہ گئی۔" (میکلیرن)

ii. "پس اِسی طرح سے ابتدائی کلیسیائی دور میں مسیحیوں کو ایذا رسانی دینے والے چلا چلا کر کہا کرتے تھے کہ Ad bestias, ad

iii. bestias, Christianos ad leones, درندوں کے آگے پھینکو، درندوں کے آگے پھینکو، مسیحیوں کو شیروں کے آگے ڈال دو! ٹرٹولیئن کے مطابق تمام بُری آفات کے ذریعے سے مسیحیوں پر تشدد کیا جاتا تھا۔" (ٹراپ)

د. **تم ہی اِسے لیجاؤ اور مصلوب کرو کیونکہ مَیں اِسکا کچھ جرم نہیں پاتا:** تیسری دفعہ پیلاطس نے کہا کہ مَیں یسوع کا کوئی جرم نہیں پاتا۔

i. "پیلاطس یہ جانتا تھا کہ یہودیوں کی مذہبی مجلس کسی کو سزائے موت نہیں دے سکتی، تو اُس کا بار بار یسوع کو بری کرنے کا کہنا ایک طرح سے یہودیوں کی مجلس پر ایک طرح سے طنز کرنا بھی تھا یا اِس بات کو یہودی بطورِ طنز لے سکتے تھے۔" (ٹینی)

3. (7-9 آیات) پیلاطس یسوع کے جرم اور اُسکی سزا کے بارے میں آگاہی پاتا ہے۔

یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہم اہلِ شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا۔ جب پیلاطس نے یہ بات سنی تو اور بھی ڈرا۔ اور پھر قلعہ میں جا کر یسوع سے کہا تُو کہاں کا ہے؟ مگر یسوع نے اُسے جواب نہ دیا۔

اَ. **کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا:** یوحنا کی انجیل میں اِس بیان کے ساتھ یہودی مذہبی قیادت نے یسوع پر اصل الزام لگایا، وہ اِس لیے اُسے قتل نہیں کروانا چاہتے تھے کہ اُس نے اُن کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا بلکہ اُس لیے قتل کروانا چاہتے تھے کہ اُس نے خُدا کا منفرد اور اکلوتا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

i. "یہ بات بہت واضح ہے کہ یہودیوں کو اِس بات کی سمجھ بالکل خاص انداز سے آ گئی تھی۔ جب یسوع نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہا تو وہ یہ جان گئے کہ وہ اپنے آپ کو خُدا کے برابر ٹھہراتا ہے۔" (کلارک)

ب. **پیلاطس نے یہ بات سنی تو اور بھی ڈرا:** جب پیلاطس نے یہ سُنا کہ یسوع اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا ہے تو وہ اِس سے نہ تو ناراض ہوا اور نہ ہی اِس بات سے لطف اندوز ہوا بلکہ وہ یسوع کی ذات سے اور بھی زیادہ خوف کھانے لگا۔ پیلاطس کو یسوع میں کچھ نظر آ رہا تھا، اگرچہ وہ کوڑوں کی مار کھائے لہولہان اُس کے سامنے کھڑا ہوا تھا، سپاہیوں نے اُس پر جا بجا تھوکا ہوا تھا، لیکن اپنے اُس روپ میں بھی وہ پیلاطس کو کسی بھی عام انسان سے بہت زیادہ بڑھ کر نظر آ رہا تھا۔

i. "یہاں پر جو لکھا ہوا ہے 'اور بھی ڈرا' تو نئے عہد نامے کی یونانی زبان میں اکثر ہمیں اِس طرح سے باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں جیسے کہی ہوئی بات کا کسی دوسری بات سے موازنہ کیا جا رہا ہو، یہاں پر اِن الفاظ سے مُراد ہے کہ پیلاطس یہ بات سن کر بہت ہی زیادہ ڈر گیا۔" (ٹاسکر)

ii. "یسوع اُس کو دیگر مذہبی لوگوں کی طرح مذہبی نظر نہیں آرہا تھا لیکن جب اُس نے سنا کہ وہ توالوہیت کا دعویدار ہے تو اِس بات نے حاکم کو ہلا کر رکھ دیا۔۔۔ اُس دور میں رومیوں نے مختلف طرح کی ایسی کہانیاں سُنی ہوئی تھیں جن کے مطابق دیوتاؤں کے بچے مختلف روپ میں دُنیا میں ظاہر ہوتے تھے۔" (مورث)

ج. تُو کہاں کا ہے؟ پیلاطس چاہتا تھا کہ یسوع اپنا دفاع کرے اور اُس کو اور بہت کچھ بتائے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے اُس کا دفاع کرتے ہوئے اُسے بری قرار دے سکے۔ وہ اصل میں جاننا چاہتا تھا کہ یسوع کو کونسی چیز اُن سینکڑوں مجرموں سے منفرد بناتی تھی جن کا فیصلہ پیلاطس کر چکا تھا۔ لیکن یسوع پہلے ہی پیلاطس کو بتا چکا تھا کہ وہ ایک ایسی بادشاہی کا بادشاہ ہے جو اِس دُنیا کی نہیں (یوحنا 18 باب 36 آیت)؛ یسوع اُسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ کہاں کا ہے، اِس لیے یسوع نے اُسے جواب نہ دیا۔

i. اگرچہ اُس کو پہلے ہی سے جواب مل چکا تھا لیکن یہ کہنا بھی بے جا نہ ہو گا کہ پیلاطس نے بالکل درست سوال پوچھا تھا۔ "پیلاطس کا سوال دراصل یسوع کی ذات کے بارے میں پوچھا جانے والا اہم ترین سوال ہے، کیونکہ یہ جاننا کہ یسوع کہاں سے ہے اصل میں ہمیں یسوع کے بارے میں اہم ترین سوالات کا جواب دیتا ہے۔" (ٹاسکر)

4. (10-11 آیات) پیلاطس اور یسوع اختیار کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

پس پیلاطس نے اُس سے کہا تُو مجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اِختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اِختیار ہے؟ یسوع نے اُسے جواب دیا اگر تجھے اُوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا۔ اِس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اُس کا گناہ زیادہ ہے۔

اَ. تُو مجھ سے بولتا نہیں: پیلاطس کے لیے یہ بات بہت حیرت انگیز تھی کہ یسوع اپنے دفاع میں کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا۔ اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یسوع دوسرے تمام قیدیوں کی طرح اپنی زندگی کی بھیک نہیں مانگ رہا تھا۔ وہ اِس بات کی وجہ سے بھی حیرت زدہ تھا کہ یسوع روم کے اُس نمائندے سے جو اُس کی عدالت کر رہا تھا نہ تو حیران تھا اور نہ اُس سے خوفزدہ تھا۔

i. "یہاں پر استعمال ہونے والے لفظ 'مجھ' پر یونانی زبان میں خاص زور دیا گیا ہے؛ یسوع کا ایسے شخص سے بات نہ کرنا جس کے پاس انسانی نقطہ نظر سے ایسا بڑا اختیار تھا پیلاطس کے لیے بہت زیادہ حیرت کا سبب تھا۔" (ٹاسکر)

ii. یسوع کی اپنے الزام لگانے والوں اور اپنی عدالت کرنے والوں کے سامنے عام خاموشی اصل میں یسعیاہ 53 باب 7 آیت میں بیان کردہ پیشن گوئی کو پورا کر رہی تھی: جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔

ب. کیا تُو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اِختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اِختیار ہے؟ پیلاطس اِس بات سے بھی حیران تھا کہ یسوع کو اُس کی ذات اور اختیار سے ذرا برابر بھی خوف نہیں آرہا تھا حالانکہ کہ ظاہری طور پر یسوع کو بری کر دینے یا اُسے مصلوب کر دینے کا اختیار اُس کے پاس تھا۔ اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق وہ سوچ رہا تھا کہ اُس کے پاس جو اختیار اور عہدہ ہے یسوع اُسے سمجھ ہی نہیں پا رہا۔

i. پیلاطس سوچ رہا تھا کہ اُس کے پاس اختیار ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس کے پاس جو اختیار تھا وہ صرف بُرائی کرنے کا تھا، اُس کے پاس اچھائی کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اگر وہ اچھائی کرنا چاہتا تو وہ تو یہ تھی کہ ظاہراً جو شخص بے قصور تھا اُسے وہ بری قرار دے کر چھوڑ دیتا، لیکن وہ یہودی

مذہبی قیادت اور عام لوگوں کے ہجوم کے سامنے بے بس تھا۔ یہ کہنا کہ "میرے پاس اختیار ہے کہ مَیں وہی کروں جو ہجوم چاہتا ہے تو یہ اصل میں یہ کہنے کے مترادف ہے کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔"

ii. وہی شخص جو یہ کہہ رہا تھا کہ اُس کے پاس سارا اختیار ہے اُس نے فیصلہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ دھو لیے (متی 27 باب 24 آیت) جس کا مطلب یہ تھا کہ "مَیں حقیقت میں ایسا نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ میرے بس کی بات نہیں۔"

ج. **اگر تجھے اُوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا:** یسوع نے پیلاطس کو جواب دیتے ہوئے اُسے بتایا کہ اُس کی طاقت اور اختیار کا اصل سرچشمہ کیا ہے اور اُس کا اختیار کس نوعیت کا ہے۔ رومی حاکم کی سوچ کے مطابق ساری طاقت کا سرچشمہ روم تھا جبکہ حقیقیت یہ تھی کہ ساری طاقت کا سرچشمہ خُدا کی ذات ہے۔

i. یسوع اِس بات کو سمجھتا تھا کہ پیلاطس کے پاس اختیار ہے، اُس نے بس اِس بات کی وضاحت کی کہ یہ طاقت نہ تو پیلاطس کو روم سے ملی ہے نہ ہی اُسے یہ وراثت میں ملی ہے بلکہ خُدا کی طرف سے دی گئی ہے۔

د. **جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اُسکا گناہ زیادہ ہے:** یسوع نے یہ بالکل نہیں کہا کہ پیلاطس بالکل بے گناہ تھا، لیکن وہ سادہ طور پر بیان کر رہا ہے کہ یہودی مذہبی قیادت کا گناہ زیادہ تھا۔

i. "جب یسوع یہ کہہ رہا ہے کہ 'جس نے مجھ تیرے حوالہ کیا ہے' تو اِس سے مُراد یہوداہ بھی ہو سکتا ہے اور کائفا بھی، یہاں پر انجیل نویس نے جو زبان استعمال کی ہے اُس سے ہم حتمی طور پر نہیں جان سکتے کہ وہ کس خاص شخص کے بارے میں بات کر رہا ہے۔" (ٹاسکر)

ii. "اِس سارے بیان کے پہلے حصے میں 'حوالہ کرنا' جیسا فعل بار بار استعمال ہوا ہے اور یہ ایک طرح سے یہوداہ کے دھوکہ دینے کے عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔" (بروس)

5. (12-13 آیات) پیلاطس یسوع کو عدالت کے لئے باہر لے کر آتا ہے۔

اِس پر پیلاطس اُسے چھوڑ دینے کی کوشش کرنے لگا مگر یہودیوں نے چلا کر کہا اگر تُو اِسکو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے۔ پیلاطس یہ باتیں سنکر یسوع کو باہر لایا اور اُس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے تختِ عدالت پر بیٹھا۔

اَ. **پیلاطس اُسے چھوڑ دینے کی کوشش کرنے لگا:** ہم دیکھ سکتے ہیں کہ رومی حاکم پریشانی کی حالت میں تھا۔ اُس کی پریشانی اُس وقت اور بھی بڑھ گئی ہو گی جب اُس کی بیوی نے اُسے کہا تھا کہ وہ یسوع کے حوالے سے اپنا رویہ نرم رکھے اور اُسے بری کر دے کیونکہ وہ بے گناہ ہے (متی 27 باب 19-20 آیات)۔ وہ یہ جانتا تھا کہ یسوع بے قصور تھا، وہ کسی بھی دوسرے مجرم یا قیدی کی مانند نہیں تھا، اور اِس لیے وہ چاہتا تھا کہ یسوع کو آزاد کر دے۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ اُسے یہودی مذہبی قیادت اور باہر کھڑے بہت بڑے ہجوم کی طرف سے بہت زیادہ دباؤ کا بھی سامنا تھا جو بار بار یہ تقاضا کر رہا تھا کہ یسوع کو مصلوب کیا جائے۔

i. **اِس پر:** "اِس کا ترجمہ اِس طرح سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ 'اُس وقت سے لیکر' اور اِس طرح سے بھی جیسے Revised Standard Version میں اِس کا ترجمہ کیا گیا ہے 'اِس پر'۔ بعد میں کیا جانے والا ترجمہ زیادہ موزوں ہے۔ جو کچھ یسوع نے پیلاطس سے آیت 11 میں کہا ہے اُس سے اُسے اِس بات کا احساس ہوا کہ اُس کے پاس یسوع کے مطابق بھی اختیار تو ہے، اِس کے نتیجے کے طور پر وہ اور زیادہ کوشش کرنے لگا کہ یسوع کو بری قرار دے کر جانے دے۔"

ب. اگر تُو اِسکو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں: کچھ بیانات کے مطابق (جیسے کہ بوئیس)، پیلاطس کوئی بہت غیر معمولی شخصیت نہیں تھا۔ اُس کے پاس حاکم کا عہدہ صرف اِس لیے تھا کیونکہ وہ شہنشاہ کی پوتی سے بیاہا ہوا تھا۔ یہ عہدہ رکھتے ہوئے اگر وہ کوئی ایسا فیصلہ کرتا جو اُسکے اور قیصر کے باہمی تعلق پر منفی اثرات ڈالتا تو یہ بات پیلاطس کے لیے کچھ اچھی ثابت نہ ہوتی۔ یہودی مذہبی قیادت پیلاطس کی کمزوری سے واقف تھی اِس لیے اُنہوں نے ایسا کہتے ہوئے اصل میں اُس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

i. "اگر ہم حقیقت پسندی سے انسانی نقطہ نظر سے دیکھیں تو یہودیوں کی طرف سے قیصر کے ذکر نے ہی تعین کر دیا تھا کہ یسوع کے بارے میں کیا فیصلہ ہو گا۔" (مورِث)

ii. "قیصر کا خیر خواہ ہونے سے مُراد قیصر کا دوست ہے اور یہ الفاظ کسی بھی رومی کے لیے اُس کی حب الوطنی کا اظہار کرتے تھے۔ اِن الفاظ سے یہ بھی مُراد ہے کہ جو شخص قیصر کا خیر خواہ ہے وہ شہنشاہ کا حمایتی ہے یا اُس کے نزدیکی لوگوں کی صف میں سے ہے۔" (ٹینی)

iii. "پیلاطس غالباً قیصر کا خیر خواہ یا اُس کا دوست بننا چاہتا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ قیصر کا خیر خواہ نہیں تھا؛ وہ ذاتی طور پر قیصر کو قریب سے بہت زیادہ نہیں جانتا تھا۔ اور اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قیصر کسی طور پر پیلاطس کا خیر خواہ نہیں تھا۔" (بوئیس)

ج. یسوع کو باہر لایا اور اُس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے تختِ عدالت پر بیٹھا: بالآخر پیلاطس تختِ عدالت پر بیٹھ گیا، اُس وقت یسوع یہودیوں کے ہجوم کا سامنا بھی کر رہا تھا اور پیلاطس کے تختِ عدالت کے سامنے بھی کھڑا تھا۔ اور اگر ہم درست طور پر دیکھیں تو اصل میں یہ یسوع کی عدالت نہیں ہو رہی تھی بلکہ پیلاطس کی عدالت ہو رہی تھی۔

i. گبتا: "یہ ایک اونچا مقام تھا اور یہ لفظ گابا سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں اونچی۔ ہو سکتا ہے کہ اُس عدالت میں منصف کی کرسی یا تختِ عدالت اونچا کر کے بنایا گیا ہو اور اُس پر چڑھنے کے لیے کچھ زینے بنائے گئے ہوں۔" (کلارک)

6. (14-16 آیات) ہجوم یسوع کو رَد کر دیتا ہے اور پیلاطس اُسکی سزائے موت کا اعلان کرتا ہے۔

یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ پھر اُس نے یہودیوں سے کہا دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ۔ پس وہ چلائے کہ لیجا! لیجا! اُسے مصلوب کر! پیلاطس نے اُن سے کہا کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ اِس پر اُس نے اُسکو اُنکے حوالہ کیا کہ مصلوب کیا جائے۔ پس وہ یسوع کو لے گئے۔

اَ. یہ فسح کی تیاری کا دن۔۔۔ تھا: یہاں پر ایک بار پھر ہمیں ایک مشکل صورتحال کا سامنا ہے جس کا ذکر پہلے یوحنا 18 باب 28 آیت کے تناظر میں کیا جا چکا ہے۔ یہاں پر ہمیں یوحنا کا نقطۂ نظر واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ: خُدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے فسح پر قربان ہونے کے لیے تیار ہے (یوحنا 1 باب 29 آیت)۔

i. چھٹے گھنٹے کے قریب تھا: ابھی ہمیں یہاں پر بھی ایک مشکل کا سامنا ہے کیونکہ مرقس بیان کرتا ہے کہ یسوع کو تیسرے پہر کے قریب مصلوب کیا گیا [اُردو ترجمے میں مرقوم ہے 'اور پہر دن چڑھا تھا۔'] (مرقس 15 باب 25 آیت) اور یوحنا کے مطابق یہ چھٹے گھنٹے کے قریب کا واقعہ ہے، ذیل میں اِن دونوں بیانات کے حوالے سے علماء نے اپنی اپنی رائے پیش کی ہے۔

- کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یوحنا اور مرقس اِس حوالے سے مختلف اوقات کا بیان کرتے ہیں۔ "ٹاسکر بیان کرتا ہے کہ یہودی وقت کو صبح چھ بجے سے لیکر شام چھ بجے تک اور شام چھ بجے سے لیکر صبح چھ بجے تک کے حساب سے دیکھتے تھے، لیکن یوحنا نے اِس طرح سے وقت کو نہیں دیکھا یا لکھا، اِس کے برعکس اُس نے وقت کی جس تقسیم کو مدِ نظر رکھا ہے وہ آدھی رات سے دوپہر تک کی اور دوپہر سے پھر آدھی رات تک کی تقسیم ہے-وقت کی یہ تقسیم پولیکارپ کی شہادت کے وقت ایشیائے کوچک میں رائج تھی اور یوحنا کی انجیل بھی غالباً اُسی دور سے کچھ دیر پہلے کی تصنیف ہے۔ مغرب میں آج بھی وقت کی یہی تقسیم رائج ہے۔ اگر ہم اِس لحاظ سے دیکھیں تو جس وقت پیلاطس نے یسوع کے بارے میں فیصلہ دیا یہ غالباً صبح کے چھ بجے کا وقت ہو گا۔" (ٹاسکر)
- کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یوحنا اور مرقس اصل میں اِس بات کو بہت اہم نہیں سمجھتے تھے کہ بالکل درست وقت کا تعین کیا جائے۔ "اگر ہم تیسری گھڑی کے بارے میں غور کریں تو یہ صبح ہونے کے کچھ دیر بعد کا وقت تھا، اور وقت کی اِسی تقسیم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اگر چھٹے گھنٹے پر غور کریں تو یہ پھر دوپہر کا وقت بنتا ہے۔ یسوع کی تصلیب کے حوالے سے سارے حالات وواقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اُس کی موت کے فیصلے کا وقت صبح ہی کا وقت تھا اور دونوں مصنفین اِسی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ ہمیں اِس بات کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ دونوں میں سے ایک بھی ہمیں حتمی وقت کے بارے میں واضح واضح بتا رہا ہو، دونوں بیانات میں ہمیں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔" (مورث)
- کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں پر غلطی ابتدائی کاتبوں سے ہوئی ہے اور یوحنا نے اصل میں تیسرا گھنٹہ ہی لکھا تھا۔ "ہمیں یہاں پر چیزوں کو اُسی انداز سے دیکھنے کی ضرورت ہے جیسے یوسیبئس، تھیوفیلیکٹ اور سیورس نے دیکھا ہے کہ ابتدائی کاتبوں سے کتابت میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے جب وہ اِس سب کو یونانی زبان میں لکھ رہے تھے تو تین کی جگہ پر چھ لکھا گیا ہے، ابھی کس سے کہاں پر کیا غلطی ہوئی اُس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔" (ایلفرڈ)

ب. **دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ:** پیلاطس نے ایک طرح سے قربان ہونے والے برّے کو لوگوں کے سامنے پیش کیا کہ وہ اُس کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیں۔ یہ سب کرنے سے اُس کا مقصد یسوع کا اور اُن یہودیوں کا بھی مذاق اُڑانا تھا۔ وہ ایک مارے کوٹے شخص کو جو لہو میں نہایا ہوا تھا اور سر پر کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے تھا، جس نے اگرچہ ارغوانی پوشاک پہن رکھی تھی لیکن اُس کی کمر سے اُس کی چمڑی اکھڑ چکی تھی یہودیوں کے سامنے اُن کے بادشاہ کے طور پر پیش کیا۔ جب یہودیوں کے ہجوم نے یسوع کو ایسی بُری حالت میں دیکھا تو بھی اُن کے دل میں اُس کے لیے کوئی ترس نہیں تھا اور وہ چلا اُٹھے کہ **لیجا! لیجا! اُسے مصلوب کر!**

i. "پیلاطس کے یہ الفاظ **دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ** غالباً یہودیوں پر اُسی طرح سے طنز کرتے ہوئے کہے گئے تھے جیسے اُس نے طنزاً یسوع کی صلیب پر ایک کتابہ بھی لکھ کر لگوا دیا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. **پس وہ چلائے:** "یہ فعل ماضی مطلق کا فقرہ ہے اور اِس پر اگر غور کیا جائے تو ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ مسلسل چلاتے رہے۔ یہودیوں کی طرف سے اِس معاملے کو مذہبی کے ساتھ ساتھ سیاسی رنگ دینے کی وجہ سے ہی پیلاطس پریشان ہوا تھا۔" (ٹاسکر)

iii. بہت سارے لوگوں کی زندگیوں میں ایسا وقت آتا ہے جب وہ نہ صرف دوسرے لوگوں بلکہ خُدا سے بھی اِس قدر زیادہ ناراض ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ خُدا بھی مر جائے۔ بہت سارے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ خُدا یا اُس کا تصور اُن کی زندگیوں سے ختم یا غائب ہو جائے اور ایسے ہی لمحات کے دوران یہودیوں نے یسوع کے بارے میں یہ کہا تھا کہ لیجا! لیجا! اُسے مصلوب کر!

ج. قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں: اُس ہجوم نے یسوع کو رد کر دیا اور اُس کے مقابلے میں برّابا کو چن لیا جو روم کے خلاف بغاوت کرنے کی وجہ سے قید میں تھا۔ اُن کا چناؤ اُن کے اِس بیوقوفانہ بیان کی تردید کر رہا تھا، ایک طرف تو وہ روم کے باغی کو بچانا چاہ رہے تھے اور دوسری وہ قیصر کے ساتھ اپنی ہمدردیوں اور وفاداری کا اظہار کر رہے تھے۔

i. "یہودی مذہبی قیادت اپنی نفرت کے ہاتھوں اِس قدر مجبور ہو گئی تھی کہ اُنہوں نے خود ہی اپنی مسیحانہ اُمید کا انکار کر دیا اور اپنی قومی عظمت کو ترک کر دیا۔ وہ جو مسیح کو قبول نہیں کریں گے اُنہیں کسی سخت گیر اور جابر بادشاہ کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ یسوع کے خلاف بغاوت ہمیشہ ہی غلامی کا باعث بنتی ہے۔" (میکلیرن)

د. اِس پر اُس نے اُسکو اُنکے حوالہ کیا کہ مصلوب کیا جائے: ظاہری طور پر تو یہ نظر آتا ہے کہ یسوع عدالت کے کٹہرے میں پیلاطس کے سامنے کھڑا تھا لیکن دوسری طرح سے پیلاطس خود یسوع کے سامنے عدالتی کٹہرے میں کھڑا ہوا تھا۔ لوگوں کے خوف کی وجہ سے اُس نے ایک ایسے شخص کو جسے وہ جانتا تھا کہ بے گناہ ہے صلیب پر قتل کئے جانے کے لیے بھیج دیا۔ پس اُسی وقت اور وجہ سے یہ الفاظ ہمارے قدیم عقیدے کا حصہ ہیں کہ وہ [یسوع] پنطس پیلاطس کے عہد میں دکھ میں پڑا، مصلوب ہوا اور مر گیا۔

i. "جو کچھ پیلاطس نے کیا آج آپ بھی بالکل وہی کچھ کر سکتے ہیں۔ پیلاطس بھی ایک عام آدمی تھا، ہم جیسا آدمی جس میں فیصلہ کرنے کی قوت نہیں تھی، جس میں یہ جرات نہیں تھی کہ اُس بات کا ساتھ دے جسے اُس کا دل و دماغ درست قرار دے رہا تھا، ایک ایسا شخص جو بدی کے ساتھ سمجھوتہ کرتا ہے یا وہ جو اپنے ذاتی نقصان کے پیشِ نظر اپنے ضمیر کی آواز کو دبا دیتا ہے۔" (ارڈمان)

ب: یسوع ناصری کی تصلیب

1. (17-18 آیات) یسوع ناصری کی تصلیب

اور وہ اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے اُس جگہ تک باہر گیا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جسکا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔ وہاں اُنہوں نے اُسکو اور اُسکے ساتھ اور دو شخصوں کو مصلوب کیا۔ ایک کو ادھر ایک کو اُدھر اور یسوع کو بیچ میں۔

اَ. اور وہ اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے: رومی قانون کے مطابق یسوع نے اُس مقام سے جہاں پر اُسے سزا سُنائی گئی اپنی صلیب اُٹھائی اور اُس جگہ پر لے کر گیا جہاں پر اُسے مصلوب کیا گیا تھا جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی تھی۔ اِس سے پہلے کہ رومی مجرم کو صلیب پر چڑھاتے، وہ پہلے صلیب کو مجرم پر لادتے تھے، وہ اُسے مجبور کرتے تھے کہ اپنی صلیب کو اُٹھا کر ہجوم کے ساتھ یا ہجوم میں سے گزر کر جائے تا کہ لوگ اُس کے جرم، اُس کے حتمی انجام اور رومیوں کے اختیار اور قوت کے بارے میں جان سکیں۔

i. "عام طور پر جسے اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا وہ پوری صلیب نہیں ہوتی تھی جیسی کہ ہم مکمل حالت میں دیکھتے ہیں بلکہ اوپر لگایا جانے والا ٹکڑا (patibulum) ہوتا تھا جس پر مصلوب ہونے والے کے ہاتھوں کو جڑا جاتا تھا۔ جس جگہ پر مصلوب کیا جاتا تھا وہاں پر صلیب کا نیچے کا حصہ یعنی بڑا اور لمبا لکڑی کا ٹکڑا پہلے سے زمین میں گڑا ہوا ہوتا تھا۔" (بروس)

ii. "ٹرٹولیئن کے مطابق (adv. Jud., 10) اضحاق جب لکڑیاں اُٹھائے ہوئے پہاڑ پر قربان ہونے کے مقام کی طرف جا رہا تھا وہ یسوع کی تصلیب کی تصویر کشی پیش کرتا ہے۔" (ڈوڈز)

ب. وہاں اُنہوں نے اُسکو۔۔۔ مصلوب کیا: مصلوب کر کے مارنے کا ذریعہ غالباً ارامیوں کی ایجاد تھا لیکن اِس طریقہِ قتل یا طریقہِ سزائے موت کو کمال تک رومیوں نے پہنچایا، اور اِس کو قانونی طور پر سزائے موت کے لیے مقرر کر دیا۔ یہ وہ سزائے موت تھی جو عام طور پر بہت ہی بڑے اور بُرے مجرموں اور معاشرتی طور پر کمتر طبقے کے لوگوں کو دی جاتی تھی۔ صلیب ایسی سزائے موت تھی جس کا مقصد مجرم کو سرِعام سزا دینا تھا اور وہ اِس سزا کی وجہ سے بہت آہستہ آہستہ مرتا تھا، بہت زیادہ جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی کرب میں سے گزرتا تھا اور لوگوں کی تضحیک کا باعث بنتا تھا۔ یہ وہ موت تھی جو خُدا باپ نے اپنے بیٹے یسوع کے لیے مقرر کی تھی اور یہ وہ موت تھی جو اُس نے اپنے باپ کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے خوشی کے ساتھ قبول کر لی تھی۔

i. تصلیب ایسی دہشتناک اور رسوا کن سزائے موت تھی کہ مہذب رومی عام یا عوام الناس کے درمیان گفتگو میں اِس کے بارے میں بات نہیں کرتے تھے۔ رومی سیاستدان سیسیرو تصلیب کے حوالے سے کہتا ہے کہ "کسی رومی شہری کو باندھنا جرم ہے، اُس پر تشدد کرنا (کوڑے مارنا وغیرہ) بداعمال جیسا عمل ہے، اُس پر مقدمہ چلانا قتل کے برابر ہے؛ ایسے میں مَیں کسی رومی کو صلیب دینے کے حوالے سے کیا کہوں؟ یہ ایسا گھناؤنا اور مکروہ عمل ہے کہ اِس کا درست طور پر اظہار کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔" رومی مورّخ ٹیسی ٹس تصلیب کو وہ تشدد قرار دیتا ہے جو صرف اور صرف غلاموں کے لیے موزوں تھا۔

ii. انجیل نویس ہمیں یسوع کی مصلوبیت کی کوئی خاص تفصیل مہیا نہیں کرتے، اور ایسا کرنے کی غالباً کئی ایک وجوہات تھیں۔

- اُن کے اصل قاری اِس عمل سے بخوبی واقف تھے اِس لیے اُنہیں ایسی کوئی تفصیل دینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔
- انجیل نویسوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ کوئی ایسی زبان نہیں استعمال کی یا کوئی ایسی تفصیل نہیں دی جو جذبات پر اثرانداز ہو، اُنہوں نے صرف اصل کہانی بیان کرنا ہی ضروری سمجھا ہے۔
- یسوع کا اندرونی اور رُوحانی دکھ اُس کے بیرونی اور جسمانی دکھ سے بہت زیادہ بڑا تھا، اِس لیے انجیل نویسوں نے جسمانی دکھ کی طرف زیادہ توجہ نہیں دلائی۔

iii. ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے 1968 میں ایک ایسے شخص کی لاش دریافت کی جو یسوع کے دور میں مصلوب کیا گیا تھا۔ اِس دریافت کا جب اچھی طرح مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اُس شخص کو اِس طرح سے کیل لگا کر صلیب پر جکڑا گیا تھا جیسے وہ بیٹھا ہوا ہو، اُسکی دونوں ٹانگوں کو ایک طرف پھیر کر اُس کی ایڑھیوں کے نیچے دونوں پاؤں میں سے کیل ٹھونک کر صلیب پر جڑا گیا تھا۔ اُس کے بازو صلیب پر پھیلا کر ہاتھ کے شروع میں کلائی کے اختتام پر کیل لگائے گئے تھے۔ عبرانی یونیورسٹی میں تشریح الاعضا کے پروفیسر ڈاکٹر نائکوہس کے مطابق "یہ جسم کی جبری طور پر پیدا

کی گئی، بہت ہی مشکل اور غیر فطری حالت ہے۔" اور اِس حالت میں مصلوب کرنے کا مقصد سزا پانے والے کی تکلیف میں اضافہ کرنا تھا۔ (ٹینی و دیگر)

iv. "صلیب کے درمیان میں سینگ نما ایک سہارا ہوتا تھا جس پر مصلوب ہونے والا شخص ایک طرح سے بیٹھ سکتا تھا۔ اِس کے سہارے کی وجہ سے جسم کا سارا وزن بازوؤں پر نہیں پڑتا تھا اور اس وجہ سے جہاں پر کیل لگے ہوتے تھے وہ جسم کے حصے بھی چِرنے سے بچے رہتے تھے۔" (مورث)

v. امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالے میں ڈاکٹر ولیم ایڈورڈ لکھتے ہیں کہ مصلوب ہونے والے شخص کی موت کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی تھیں: خون کی انتہائی کمی کی وجہ سے شدید قسم کا شاک، لٹکے رہنے سے اِس قدر لاغر ہو جانا کہ جسم کو پیچھے کی طرف دھکیلنے کی قوت کے نہ ہونے کی وجہ سے سانس نہ لے سکنا، جسم میں پانی کی کمی کا ہو جانا، بہت زیادہ دباؤ کی وجہ سے دل کا دورہ پڑ جانا، یا دل کے پھیل جانے کی وجہ سے اُس کا کام نہ کر پانا یا پھٹ جانا۔ اگر مجرم جلد نہیں مرتا تھا تو اُس کی ٹانگیں توڑ دی جاتی تھیں جس کی وجہ سے مصلوب ہونے والا شخص ٹانگوں پر وزن ڈال کر جسم کو پیچھے دھکیلنے کے ذریعے سانس نہیں لے پاتا تھا اور دم گھٹنے کی وجہ سے مر جاتا تھا۔

ج. دو شخصوں کو مصلوب کیا۔ ایک کو ادھر ایک کو اُدھر اور یسوع کو بیچ میں: اُس دن تین مجرموں کو مصلوب کیا جانا تھا، اُن میں سے ایک برّابا تھا اور باقی دو اور ڈاکو تھے۔ لوگوں کے کہنے پر برّابا کو رہا کر دیا گیا اور اُس کی جگہ یسوع نے لے لی۔ اِس طرح سے بھی یسوع مجرموں میں شمار کیا گیا۔

i. "یہاں پر ساری نسلِ انسانی کی نمائندگی ہوتی ہے: گناہوں سے مبّرہ نجات دہندہ، توبہ کرنے والے ڈاکو کی نجات، اور توبہ نہ کرنے والے کی ہلاکت۔" (پلمر بحوالہ ڈوڈز)

د. یسوع کو بیچ میں: جس طرح سے یہاں پر بیان کیا جا رہا ہے، یسوع کی صلیب یقینی طور پر اُن دو ڈاکوؤں کے درمیان میں ہو گی۔ اگر ہم اِس کو ایک اور طرح سے دیکھیں تو یسوع کی صلیب کا مرکز میں ہونا یا یسوع کا اُن کے مرکز میں ہونا ایک اور اہم معنی بھی رکھتا ہے۔

- یسوع انسانیت کے مرکز میں تھا۔ یسوع نے کبھی بھی اپنے آپ کو عام آدمیوں سے دور نہیں کیا اور اُس نے اپنے دور کے خاص آدمیوں کے ساتھ بھی بڑے آزادانہ طریقے سے بات چیت اور میل ملاپ رکھا۔ مجسم ہونے سے لیکر اپنی زمینی خدمت کے اختتام تک وہ ہم میں سے ایک عام شخص بن کر ہمارے درمیان رہا۔ یسوع نے مردوں اور عورتوں، یہودیوں اور غیر اقوام کے لوگوں، امیروں اور غریبوں، اعلیٰ طبقے کے لوگوں اور کسی بھی طبقے سے تعلق نہ رکھنے والے لوگوں، پڑھے لکھے اور اَن پڑھ، مذہبی اور بے دین، گناہگاروں اور راستبازوں، اپنے لیے رونے والوں اور اپنا مذاق اڑانے والوں، اپنی بہت ہی پرواہ کرنے والوں اور لاپرواہوں، خود سے محبت کرنے والوں اور خود سے نفرت کرنے والوں کے درمیان میں دکھ سہا اور وفات پائی۔
- یسوع گناہگار لوگوں کے درمیان میں تھا۔ اُس کے دشمن سمجھ رہے تھے کہ اِس طرح سے اُس کے دکھوں میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اُن کا خیال تھا کہ اُسے یہ دیکھ کر بہت کوفت ہو گی کہ وہ کس طرح کے کمتر لوگوں کے ساتھ مر رہا تھا۔ اپنی اِس موت کے وقت جو خود راست اور مذہبی تھے اُنہوں نے اُس کا خوب مذاق اُڑایا اور اُسے کے اپنے شاگردوں نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا؛ لیکن اِس کے باوجود یسوع اپنی زندگی کے آخر تک گناہگاروں کے درمیان میں رہا۔

- یسوع لوگوں کے تذبذب کے درمیان میں رہا۔ متی 27 باب 46-49 آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ جب یسوع نے اپنے اُس دُکھ کے وقت اپنے باپ کو پکارا تو اُس کے گرد کھڑے لوگ اُس کی بات کو سمجھ نہ سکے، کچھ لوگوں کے لیے اُس کے الفاظ تفریحی نوعیت کی دلچسپی کا باعث تھے۔
- یسوع اپنے ماننے والوں اور خود کو رَد کرنے والوں کے درمیان میں تھا۔ متی 27 باب 44 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ دونوں ڈاکو اُس کا مذاق اُڑا رہے تھے، لیکن لوقا 23 باب 39-41 آیت بیان کرتی ہے کہ اُن میں سے ایک یسوع پر ایمان لے کر آیا۔ یسوع نے جو آخری انسانی آواز سنی وہ ایک گناہگار کی تھی جو اپنی موت سے پہلے اپنے گناہ کو قبول کرتے ہوئے اُس پر ایمان لایا تھا۔ یسوع کے شاگرد اُسے چھوڑ کر جا چکے تھے اور وہ سب لوگ جنہیں یسوع نے شفا اور تعلیم دی تھی کہیں پر بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ مذہبی رہنما اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑا رہے تھے اور اُس پر تھوک رہے تھے اور حتیٰ کہ ایماندار عورتیں بھی غم سے نڈھال ہو کر چپ ہو گئی تھیں۔ پھر بھی ایک ایسی انسانی آواز تھی جس نے یسوع کی ذات کے بارے میں سچائی کا نہ صرف اعتراف کیا بلکہ اعلان کیا جبکہ دیگر ہر کوئی خاموش تھا۔
- یسوع بچائے جانے والے اور ہلاک ہونے والے کے درمیان میں تھا۔ صلیب پر لٹکا ہوا ڈاکو یسوع کی موت سے پہلے اُس کا آخری ساتھی تھا۔ اور یسوع نے اُس کو نجات بخشی تھی۔ کسی لمبے پیغام کے ساتھ نہیں بلکہ ہر ایک اُس پیغام کے ساتھ جو یسوع پہلے ہی دے چکا تھا اور راستبازی کے ہر اُس کام کے ساتھ جو وہ کر چکا تھا۔ صلیب پر لٹکتے ہوئے اگر یسوع کے لیے کوئی خوشی کی بات تھی تو وہ اِس ڈاکو کا ایمان لانا تھا۔ اگرچہ اُن دونوں میں سے ایک ڈاکو بچ گیا لیکن دوسرا ہلاک ہوا اور یسوع اُن دونوں کے درمیان میں تھا۔ موت سے زندگی کا راستہ طے کرنے کے لیے آپکو یسوع مسیح سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔
- یسوع انسان اور خُدا کے درمیان میں تھا۔ یسوع نے اپنی صلیب پر ہر اُس سزا کو اپنے اوپر لے لیا جس کے ہم سب گناہگار مستحق تھے۔ صلیب پر لٹکتے ہوئے یسوع کاہن بھی تھا اور قربانی بھی تھا۔
- یسوع پوری تاریخ میں خُدا کے تمام کاموں کے درمیان میں تھا۔ جب ہم یسوع کو درمیان میں دیکھتے ہیں تو ہم اُس پر ترس کھاتے ہوئے افسوس نہیں کرتے جیسے کسی غریب غرباء اور اور کسی مسکین، مارے کوٹے پر ترس کھاتے ہیں اور اُس کے لیے افسوس کرتے ہیں۔ یسوع نے صلیب کے وسیلے سے فتح پائی تھی، یہ تاریخ کی بڑی ترین فتح تھی۔

2. (19-22 آیات) پیلاطس یسوع کی ذات کے متعلق بیان اور اُسکے جرم کو لکھ کر لگواتا ہے۔

اور پیلاطس نے ایک کتِابہ لکھ کر صلیب پر لگا دیا۔ اُس میں لکھا تھا یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ۔ اُس کتِابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اِسلئے کہ وہ مقام جہاں یسوع مصلوب ہوا شہر کے نزدیک تھا اور وہ عبرانی۔ لیتنی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا۔ پس یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطس سے کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا مَیں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔ پیلاطس نے جواب دیا کہ مَیں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا۔

اَ۔ پیلاطس نے ایک کتِابہ لکھ کر صلیب پر لگا دیا: یہ رومی اصولوں کے مطابق تھا۔ وہ شخص جس کو مصلوب کرنے کے لیے لے کر جایا جاتا تھا اُس کے نام اور جرم کو ایک تختی پر لکھ کر اُسکے گلے میں لٹکا دیا جاتا تھا اور وہ اُس تختی کو گلے میں ڈالے اپنی صلیب اُٹھائے مصلوبیت کے مقام پر پہنچتا تھا۔ پھر اُس تختی کو اُتار کر صلیب پر مجرم کے سر سے اوپر لگا دیا جاتا تھا تاکہ وہاں سے گزرنے والا ہر ایک شخص اُس شخص کے جرم کے بارے میں جان سکے۔

i. "جو شخص سزا پاتا تھا اُس کے گلے میں اُس دور کے رواج کے مطابق ایسا کتابہ لکھ کر ڈالا جاتا تھا جس پر اُس کا نام اور اُس کا جرم لکھا ہوا ہوتا تھا۔" (ٹینی)

ii. "ایک تختی لیکر اُسے جپسم (کھریا مٹی، پلاسٹر آف پیرس) کی مدد سے سفید رنگ دیا جاتا تھا اور اُس پر عوام الناس کے لیے اہم ہدایات یا اعلانات لکھے جاتے تھے۔" (ڈوڈز)

ب. **اُس میں لکھا تھا یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ:** پیلاطس نے یسوع کا وہی نام اُس کتابے پر لکھا جس نام کی مدد سے گتسمنی باغ میں اُس کی شناخت کی گئی تھی اور اُسے گرفتار کیا گیا تھا (یوحنا 18 باب 5 آیت) اور اُس نے یسوع کا جرم بھی اُسی طرح لکھا جیسے اُسے بتایا گیا تھا (یہ وہ اصل الزام تھا جو یسوع پر یہودیوں کی طرف سے پہلے لگایا گیا تھا اور اِسی کی بناء پر اُسے پیلاطس کے پاس لایا گیا تھا) کہ یہ خود کو یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے (یوحنا 18 باب 33-34 آیات)۔

i. اپنی موت کے وقت بھی یسوع کی شناخت ایک ناصری کے طور پر ہوئی جو اُس دور میں ایک معمولی اور غیر معروف پہچان تھی۔ لیکن دوسری طرف اپنی موت کے وقت اُسکی شناخت ایک بادشاہ کے طور پر بھی ہوئی۔ دُنیا کے بادشاہ دوسروں کو قتل کر کے تخت کو حاصل کرتے تھے، لیکن یسوع اپنی جان دے کر ساری دُنیا کے سامنے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔

ii. یہ لقب یسوع کی ذات کے گناہ سے مبّرہ ہونے کی بھی تصدیق کرتا تھا۔ یسوع کی دونوں اطراف میں مجرم تھے جن کی صلیبوں پر اُن کے جرم لکھے ہوئے تھے؛ لیکن یسوع کی صلیب پر صرف یہی لکھا تھا کہ وہ کون ہے جو کہ کسی طور پر بھی جرم نہیں تھا کیونکہ وہ بات ایک حقیقت تھی۔

ج. **اُس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اِسلئے کہ وہ مقام جہاں یسوع مصلوب ہوا شہر کے نزدیک تھا:** رومی ہمیشہ ہی اِس بات کا خیال رکھتے تھے کہ جب وہ لوگوں کو صلیب دیں تو یہ ایک طرح سے سرِعام سزا ہو تاکہ بہت زیادہ لوگ اُسکو دیکھ سکیں اور مجرموں کے جرم کو پڑھ سکیں تاکہ وہ روم کے خلاف کسی طرح کا جرم کرنے کی جرات نہ کریں۔ اِس سے اِس بات کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ یسوع یروشلیم کی فصیل کے باہر مصلوب کیا گیا تھا (عبرانیوں 13 باب 12 آیت)۔ لیکن وہ مقام شہر سے بہت قریب تھا اور اُس کے ساتھ ہی کوئی ایسا رستہ بھی تھا جس پر لوگوں کا بہت آنا جانا تھا۔

د. **وہ عبرانی، لیتنی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا:** پیلاطس چاہتا تھا کہ یسوع کے بارے میں جو کچھ اُس نے اُس تختی پر لکھا تھا وہ زیادہ سے زیادہ لوگ پڑھ سکیں۔ یہ بات نہ جانتے ہوئے ایک طرح سے اِس بات کی پیشن گوئی تھی کہ کس طرح یسوع کی ذات، تعلیمات، اُس کی مصلوبیت اور فاتح حکمران ہونے کا پیغام ہر ایک قوم تک ہر ایک زبان میں پہنچے گا۔ یہاں سے اِس بات کی طرف اشارہ مل رہا ہے کہ یہ ایک عالمگیر پیغام ہو گا۔

i. "عبرانی زبان وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے لکھی گئی تھی؛ لاطینی زبان سرکاری لوگوں کے لیے اور یونانی زبان مشرقی بحیرہ روم کی روزمرّہ کی زبان تھی۔" (ٹینی)

ii. "یہ پیغام عبرانی میں یہودیوں کے لیے لکھا گیا تھا جو شریعت کی وجہ سے اپنے آپ پر بہت زیادہ فخر کرتے تھے، یونانی میں اُن لوگوں کے لیے لکھا گیا جو حکمت پر فخر کرتے تھے، اور لاطینی میں اُن لوگوں کے لیے لکھا گیا جو اختیار اور طاقت پر فخر کرتے تھے۔" (ٹراپ)

- عبرانی میں: aydwhyd aklm ayrun ewsy
- یونانی میں: ihsouv o nazwreov o basileuv twn ioudaiwn
- لاطینی: iehsus nazarenus rex iudaeorum

ہ. **یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا مَیں یہودیوں کا بادشاہ ہوں:** جو کچھ پیلاطس نے لکھا تھا مذہبی قیادت نے اُس پر اعتراض کیا، اُن کے خیال سے جو کچھ لکھا تھا وہ غلط تھا کیونکہ وہ اِس بات کو نہیں مانتے تھے کہ یسوع اُن کا بادشاہ تھا۔ اور اُن کے نزدیک یہ اِس لیے بھی قابلِ اعتراض تھا کیونکہ اِس طرح روم دُنیا کو دکھا رہا تھا کہ وہ یہودیوں کے بادشاہ تک کی کس طرح تضحیک کر سکتا ہے، کیسے اُس پر تشدد کر سکتا ہے اور کس طرح اُسے قتل کر سکتا ہے۔

و. **مَیں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا:** بالآخر ہم پیلاطس میں جرات دیکھتے ہیں کہ وہ مذہبی رہنماؤں کے سامنے ڈٹ گیا اور اپنا فیصلہ تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن پیلاطس کا ایسی کسی بات پر ڈٹ جانا بے جا تھا کیونکہ یہ ایک قدرے غیر اہم بات تھی۔ یہاں پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ پیلاطس نے کم از کم اپنی طرف سے سچائی کے بادشاہ کی عزت تو کی (یوحنا 18 باب 37 آیت) اور اُس کی ذات کے بارے میں بالکل درست بات لکھی جو اُس کی حلیمی و عاجزی اور اُس کے جلال دونوں کو ظاہر کرتی تھی۔

i. "وہ کہتا ہے کہ 'مَیں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا۔' یعنی جو کچھ مَیں نے لکھ دیا ہے اُس میں ہرگز تبدیلی نہ کی جائے گی۔ جو سزا ایک بار سنا دی جاتی تھی رومی قانون کے مطابق اُس کو پھر تبدیل نہیں کیا جا سکتا تھا، اور چونکہ اُس تختی پر لکھا ہوا بیان ہمارے خُداوند یسوع کی سزا کے طور پر لکھا گیا تھا لہٰذا اُسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا تھا۔" (کلارک)

3. (23-24 آیات) سپاہی پیشن گوئی کو پورا کرتے ہوئے یسوع کے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں۔

جب سپاہی یسوع کو مصلوب کر چکے تو اُسکے کپڑے لے کر چار حصے کئے۔ ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ اور اُسکا کُرتہ بھی لیا۔ یہ کُرتہ بن سلا سراسر بُنا ہوا تھا۔ اِسلئے اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اِسے پھاڑیں نہیں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ کس کا نکلتا ہے۔ یہ اِسلئے ہوا کہ وہ نوشتہ پورا ہو جو کہتا ہے کہ اُنہوں نے میرے کپڑے بانٹ لئے اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالا۔ چنانچہ سپاہیوں نے اَیسا ہی کیا۔

اَ. **جب سپاہی:** جب رومی کسی کو مصلوب کرتے تھے تو رومی سپاہی اُس جگہ پر پہرہ دیا کرتے تھے، اِس کا ایک مقصد تو یہ ہوتا تھا کہ وہاں پر امن و امان اور ترتیب قائم رکھیں اور اِس کے ساتھ ساتھ وہ اِس بات کی بھی خود تسلی کر لیں کہ مصلوب ہونے والے واقعی مر گئے ہیں یا نہیں۔

ب. **اُسکے کپڑے لے کر:** جب یسوع صلیب پر لٹکا ہوا تھا تو اُس کی ملکیت میں کوئی مادی یا دُنیاوی چیز نہیں تھی۔ حتیٰ کہ اُس کے کپڑے تک اُتار لیے گئے تھے اور اُس کے کُرتے پر قرعہ ڈالا گیا تھا۔

i. "عام طور پر مردوں کا بالکل ننگا کر کے مصلوب کیا جاتا تھا (Artemidorus II. 61) بہر حال یہودیوں کی ثقافت بہت ساری چیزوں کے معاملے میں حساسیت سے کام لیتی تھی اِس لیے یہ تقاضا کیا جاتا تھا کہ یہودی مردوں کو جب سرِ عام مصلوب کیا جائے تو وہ مکمل طور پر ننگے نہ ہوں۔ اور وہ مرد جن کو سنگسار کیا جاتا تھا اُنہیں کمر اور پیٹھ کا حصہ ڈھانپنے کے لیے کپڑا دیا جاتا تھا (M. Sanhedrin VI. 3) ابھی ہم یہ نہیں جانتے کہ رومی یہودیوں کے ایسے احساسات یا مطالبات کو کس حد تک مانتے تھے۔" (لین: لوقا کی تفسیر)

ii. "اپیولیئس ننگے پن کو دو چیزوں سے تشبیہ دیتا ہے، وہ کہتا ہے ننگا جیسے کہ نومولود بچہ یا مصلوب ہونے والا مجرم۔" (ڈوڈز)

iii. اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ہماری نجات کی خاطر کس حد تک گیا۔ اُس نے اپنا سب کچھ ہماری خاطر کھو دیا، حتیٰ کہ اُسکے کپڑے تک لے لیے گئے۔ اور وہ ہماری خاطر مکمل طور پر غریب بن گیا تاکہ ہم اُس کے وسیلے امیر ہو سکیں۔ 2 کرنتھیوں 8 باب 9 آیت بیان کرتی ہے کہ

: کیونکہ تم ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولتمند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تا کہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے دولتمند ہو جاؤ۔

ج. یہ کُرتہ بن سلا سراسر بُنا ہوا تھا: اُن سپاہیوں نے یسوع کے دوسرے کپڑے تو آپس میں بانٹ لئے تھے لیکن جو خاص کُرتہ یسوع پہنے ہوئے تھا وہ بہت اچھا تھا اور اُس کو پھاڑ کر ٹکڑوں میں بانٹنا عقلمندی کی بات نہیں تھی۔

i. یسوع کا یہ بن سلا سراسر بُنا ہوا کُرتہ دکھاتا ہے کہ کس طرح یسوع ہمارا سردار کاہن ہے، کیونکہ خروج 28 باب 31-32 آیات میں مرقوم ہے کہ سردار کاہن بن سلا بلکہ بُنا ہوا کرتہ پہنا کرتا تھا۔

اِسے پھاڑیں نہیں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ کس کا نکلتا ہے: سپاہیوں نے اگرچہ یہ سب انجانے میں کیا لیکن اُن کے اِس عمل کی وجہ سے یسوع کے بارے 22 زبور 18 آیت میں کی گئی پیشن پوری ہو گئی۔ جس وقت خُدا کے بیٹے نے صلیب پر اِس دُنیا کے گناہوں کے لیے اپنی جان دی اُس وقت دُنیا کے مرد بڑی لاپرواہی کے ساتھ صلیب کے نیچے بیٹھ کر ہنسی مذاق کرتے ہوئے کھیل رہے تھے۔

4. (25-27 آیات) یسوع اپنی ماں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری یوحنا کو سونپتا ہے۔

اور یسوع کی صلیب کے پاس اُسکی ماں اور اُسکی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔ یسوع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اَے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ پھر شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا۔

اَ. اور یسوع کی صلیب کے پاس اُسکی ماں۔۔۔ کھڑی تھی: جس وقت مریم صلیب کے نیچے کھڑی ہو کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی تو اُس کے غم کا اندازہ لگانا قطعی طور پر ممکن نہیں تھا۔ وہ اپنے بیٹے کے دکھ درد، اُسکی تضحیک، اُس کی شرمندگی اور مذاق، اُسکی ساری تکلیف اور موت کی چشم دید گواہ تھی۔

i. جس وقت مریم اور یوسف بچے یسوع کو ہیکل میں لیکر گئے تھے تو وہاں پر ایک راستباز بزرگ بنام شمعون نے اُن کے ہاتھ سے یسوع کو اپنے بازوؤں میں لیا تھا اور خُدا کی حمد کی۔ اِس کے ساتھ ساتھ اس نے مریم کو یہ الفاظ بھی کہے تھے: ۔۔۔ تیری جان بھی تلوار سے چھِد جائے گی۔ (لوقا 2 باب 35 آیت)۔ مریم نے یسوع کی ساری زمینی خدمت کے دوران اِس بات کا تجربہ کیا تھا کیونکہ مختلف اوقات میں یسوع کو رد کیا گیا تھا، اُس کی سخت مخالفت کی گئی تھی اُسے بُرا بھلا کہا گیا تھا اور اُس کے خلاف بہت سارے منصوبے بنائے گئے تھے۔ لیکن جو کچھ شمعون نے کہا تھا اُس کی مکمل تکمیل اب ہوئی تھی جب مریم یسوع کی صلیب کے نیچے کھڑی تھی۔ یسوع کی صلیبی موت سے جس قدر دُکھ مریم نے اُٹھایا تھا کسی بھی اور شخص نے نہیں اُٹھایا ہو گا۔

ب. اُسکی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی: یہ وفادار عورتیں یسوع کے دکھوں کی گھڑی میں اُس کے ساتھ تھیں۔ وہ وہاں پر یسوع کے نام کو جلال دینے اور اُس کی ماں مریم کا ساتھ دینے کے لیے موجود تھیں۔ کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی اُن عورتوں میں بھی شامل تھیں جنہوں نے سب سے پہلے یسوع کی خالی قبر کو دیکھا تھا اور اُس کے جی اُٹھنے کی گواہ تھیں۔

i. "خیال کیا جاتا ہے کہ اُس کی ماں کی بہن اصل میں وہ سلومی ہے (مرقس 15 باب 40 آیت) جو زبدی کے بیٹوں کی ماں تھی (متی 27 باب 56 آیت) جو یسوع کی صلیب پر موت کے وقت دیگر عورتوں کے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔" (مورث)

ج. اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ: یہ یوحنا رسول کا حلیمی کے ساتھ اپنے آپ کو متعارف کروانے کا طریقہ ہے، وہ اپنی اِس انجیل میں چار دفعہ اپنے آپ کو اِس طرح سے متعارف کرواتا ہے (یوحنا 13 باب 23 آیت؛ 19 باب 26 آیت؛ 21 باب 7 آیت؛ 21 باب 20 آیت)۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ وہ یسوع کی تصلیب اور موت کا چشم دید گواہ تھا اُس نے یہ سب آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے (یوحنا 19 باب 35 آیت)۔

د. ماں سے کہا کہ اَے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے: یسوع نے اپنی زمینی زندگی کے آخری پل تک شعوری طور پر اپنی ماں مریم کا خیال رکھا تھا اور اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صلیب پر بھی دوسروں کے بارے میں سوچ رہا تھا نہ کہ اپنے بارے میں۔ اگر یسوع کی زندگی میں کوئی اہم ترین موقع تھا بھی جس میں اُس کی پوری توجہ اپنی ذات پر ہوتی یا ہونی چاہیے تھی تو وہ یہ لمحہ تھا لیکن اُس کی زندگی اور سوچ کا مرکز آخر تک دوسرے ہی رہے۔

i. کلارک اَے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے کے حوالے سے لکھتا ہے کہ: عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یسوع کے یہ الفاظ اُس کی نظر میں مریم کی عزت کو کم دکھاتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ اِن الفاظ سے مریم کے لیے اُس کے بیٹے کی طرف سے کم عزت اور کم پرواہ کا مظاہرہ بالکل نہیں کیا جاتا۔ جس طرح ہم اپنی زبان میں جناب یا محترمہ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہ الفاظ بہت زیادہ عزت کو ظاہر کرتے ہیں اُسی طرح عبرانی زبان میں اَے عورت یا اَے صاحب جیسے الفاظ بھی عزت کیساتھ مخاطب کرنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔

ii. کلارک مزید کہتا ہے کہ یسوع نے صلیب پر اپنے دُکھ کی حالت میں اپنی ماں مریم کو اونچی آواز میں ماں کہہ کر نہیں پکارا تھا کیونکہ ماں جیسے لفظ کی آواز اُس کے اُس شدید دُکھ کی حالت میں شاید اُس کے جسمانی دکھوں میں مزید اضافہ کر دیتی۔

iii. "یوحنا کو خُداوند کی طرف سے اپنی ماں مریم کے حوالے سے کوئی خاص ہدایات نہیں دی گئی تھیں۔ خُداوند کے نزدیک یہی کافی تھا کہ وہ یوحنا کی توجہ مریم پر دلاتا اور کہتا کہ تُو اب سے اِس کا بیٹا ہے۔ میری یہ بہت ہی شدید خواہش ہے کہ ہم بھی رُوحانی طور پر اِس حالت میں ہوں کہ ہمیں لمبی تمہید کے ساتھ بہت ساری باتیں سکھانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ یوحنا کی طرح صرف اشارے سے ہی سمجھ جائیں۔" (سپرجن)

ہ. اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا: جو کچھ یسوع نے صلیب پر سے اپنی ماں مریم اور یوحنا کو کہا، اُس پر اُن دونوں نے عمل کیا تھا، یسوع کی طرف سے دی گئی یہ بہت ہی غیر معمولی ہدایت تھی۔ اگرچہ مریم کے دیگر بچے بھی تھے جو اُس کے یوسف سے پیدا ہوئے تھے اور یسوع کے دیگر بہن بھائیوں کے بارے میں ہمیں کلام میں حوالہ جات ملتے ہیں (متی 12 باب 46-47 آیات؛ 13 باب 55-56 آیات؛ یوحنا 2 باب 12 آیت اور 7 باب 3- 10 آیات)۔ اِس سب کے باوجود یسوع نے اپنے شاگرد یوحنا جو کہ یوحنا رسول تھا کے سپرد یہ ذمہ داری کی کہ وہ اُس کی ماں مریم کا خیال رکھے۔

- غالباً یسوع نے یہ اِس لیے کیا کیونکہ وہ دکھانا چاہتا تھا کہ ہمارے خون کے رشتوں سے زیادہ رُوحانی رشتے مضبوط ہیں اور آسمان کی بادشاہی میں وہ رشتے زیادہ اہم ہیں۔
- غالباً یسوع نے ایسا ایک ایسے شاگرد کی حوصلہ افزائی اور عزت افزائی کے لیے کیا جو اِس قدر جرات مند تھا کہ وہ یسوع کے دکھ کے سارے اُس وقت میں اُس کے ساتھ رہا اور اب اُس کی صلیب کے نیچے کھڑا تھا۔
- غالباً یسوع نے یہ اِس لیے کیا کہ اُس کے دوسرے بہن بھائی اُس پر مسیحا کے طور پر ابھی ایمان نہیں لائے تھے اور اپنی زندگی میں اُس کی پیروی نہیں کرتے تھے اور یسوع اپنی ماں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ایک ایماندار کے سپرد کرنا چاہتا تھا۔

- غالباً یسوع نے یہ اِس لیے کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یوحنا وہ رسول تھا جو فطری موت مرے گا اور باقی سب شاگردوں اور اُس کے اپنے بہن بھائیوں سے زیادہ دیر تک زندہ رہے گا۔
- ہو سکتا ہے کہ یسوع نے یہ صرف اپنی خاص حکمت اور مستقبل کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے کیا تھا جس کے بارے میں ہم بھی مکمل طور پر نہیں جانتے۔

i. **کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے:** جب یسوع نے یوحنا کو یہ کہہ دیا تھا تو اُسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ تُو اِس کی دیکھ بھال اور خدمت کرنا۔ یسوع صرف اُس نئے رشتے کو متعارف کروانا چاہتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اِس کے بعد سب کچھ بالکل ٹھیک طور پر ہوتا رہے گا۔ اِسی طرح سے بہت سارے ایسے احکامات ہیں جو پاک زندگی کے بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں، یسوع نے اُن کے بارے میں ہمیں بڑی تفصیل کے ساتھ کوئی حکم نہیں دیا اگر ہمارا یسوع کے ساتھ رشتہ درست ہو گا، ہمیں اُس کی درست سمجھ آجائے گی تو ہمارے اعمال بھی بالکل درست ہو جائیں اور ہم اُس کے احکام پر بھی عمل کرنا شروع کر دیں گے۔

ii. " یوحنا کو اپنی ماں مریم کے حوالے سے کوئی خاص ہدایات نہیں دی گئی تھیں۔ خُداوند کے نزدیک یہی کافی تھا کہ وہ یوحنا کی توجہ مریم پر دلاتا اور کہتا کہ تُو اب سے اِس کا بیٹا ہے۔ میری یہ بہت ہی شدید خواہش ہے کہ ہم بھی رُوحانی طور پر اِس حالت میں ہوں کہ ہمیں لمبی تمہید کے ساتھ بہت ساری باتیں سکھانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ یوحنا کی طرح صرف اشارے سے ہی سمجھ جائیں۔" (سپرجن)

5. (28-30 آیات) یسوع کا بڑا ترین اعلان اور اُسکی موت

اِسکے بعد جب یسوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تا کہ نوشتہ پورا ہو تو کہا کہ مَیں پیاسا ہوں۔ وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ پس اُنہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر اُسکے منہ سے لگایا۔ پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دے دی۔

اَ. **یسوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں:** یسوع یہ جانتا تھا کہ اُس کا عظیم کام، اُس کی زندگی کا سارا مقصد اُس کی موت کے وسیلے پورا ہونے جا رہا تھا اور اُس نے سب کچھ خُدا باپ کی مرضی کے مطابق کر دیا تھا۔ پس اپنا سارا کام ختم کر لینے کے بعد اُس نے اپنی جان دینے کے لیے تیاری کی۔

- ایک وقت تھا جب سب چیزوں نے تمام ہونا تھا۔ (لوقا 12 باب 50 آیت)
- ایک وہ بھی وقت آیا جب سب چیزیں تمام ہونے کو آئیں، جب یسوع اصل گناہ کے خلاف خُدا کے قہر کا نشانہ بنا اور انسان کے لیے مقرر عدالت کا سامنا کیا جب وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا [خُدا نے] اُسی کو ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ (2 کرنتھیوں 5 باب 21 آیت)
- اور وہ بھی وقت تھا سب چیزیں تمام ہوئیں اور یسوع نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے آپ کو انسان کے گناہ کے کفارے کے لیے قربان کر دیا۔

ب. **مَیں پیاسا ہوں:** یسوع نے اپنے دکھوں کے آغاز میں درد کشا مشروب کو نہیں پیا تھا (مرقس 15 باب 23 آیت)، لیکن اب اُس نے پت ملی ہوئی مے کا معمولی ذائقہ چکھا تا کہ اپنے خشک ہونٹوں اور گلے کو تر کر سکے تا کہ وہ اِس دُنیا کے سامنے اپنا آخری اعلان بڑے واضح طور پر اور اونچی آواز میں کر سکے۔

i. "پیاس ایک ایسی تکلیف ہے جس کا ہر کوئی تجربہ کرتا ہے، جیسے کہ کاشتکار بھی اِس کا تجربہ کرتا ہے اور بھکاری بھی، یہ حقیقی طور پر تکلیف دہ چیز ہے، یہ خوابوں کی دُنیا کی کوئی چیز نہیں ہے۔ پیاس کا دکھ کسی شاہی دکھ جیسا نہیں ہوتا بلکہ یہ اِس کائنات کی بُری ترین چیزوں میں سے ایک ہے جس کا تجربہ انسان کرتے ہیں۔ اِس پیاس کی بدولت یسوع ہماری نسل کے غریب ترین اور کمزور ترین انسانوں میں سے ایک بنا۔" (سپرجن)

ii. "بھوک گناہ کا دروازہ تھا، اِس لیے اِس لحاظ سے ہمارے خُداوند نے دکھ سہا۔ جب یسوع نے کہا کہ 'مَیں پیاسا ہوں' تو گناہ اور ابلیس ایک طرح سے تباہ ہو گئے اور گناہ کا پورے کا پورا کفارہ ادا کر دیا گیا تھا۔" (سپرجن)

iii. **وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا:** "سرکے سے بھرے ہوئے برتن کے وہاں پر رکھے ہونے کا بیان ہمیں بتاتا ہے کہ یہ سارا احوال چشم دید گواہ نے تحریر کیا ہوا ہے۔" (ڈوڈز)

iv. **سرکہ سے بھرا ہوا:** ہمیں اِس حوالے سے تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ یہ وہ پت ملی ہوئی مَے نہیں تھی جس کا ذکر مرقس 15 باب 23 آیت میں ہوا ہے، یسوع نے اُسے پینے سے انکار کر دیا تھا۔ اصل میں جو سپاہی صلیبوں کے پاس رکھوالی کرتے تھے اُنہیں کافی زیادہ دیر تک وہاں پر رکنا پڑتا تھا، تو اپنے اُس انتظار کی حالت میں وہ اکثر مے اپنے ساتھ لے جاتے تھے تاکہ اُسے پی کر لطف اندوز ہوتے رہیں اور اپنا وقت آرام کے ساتھ گزار سکیں۔

v. **سپنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر:** "زوفے کی شاخ کو دیکھ کر یہودیوں کو عام طور پر اسرائیل کی تاریخ کا وہ واقعہ یاد آجاتا تھا جب اُنہوں نے زوفے پر برّے کا خون لگا کر اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگایا تھا۔" (بارکلے)

vi. **اب سب باتیں تمام ہوئیں:** ہم کہہ سکتے ہیں کہ یسوع کے اِن الفاظ کے ساتھ سب باتیں تمام ہوئیں۔ جب یسوع نے کہا کہ مَیں پیاسا ہوں تو سب سے بُرا وقت گزر چکا تھا، گناہ کی پوری پوری قیمت ادا کر دی گئی تھی اور وہ اب اُس کا اعلان ہی کرنے والا تھا۔ جب گناہگار یہ کہتا ہے کہ مَیں پیاسا ہوں تو اُس کی زندگی کی بھی سب باتیں تمام ہونے کو ہوتی ہیں، کیونکہ جب وہ اپنی پیاسی رُوح کو یسوع کے پاس لیکر آتے ہیں تو یسوع اُن کی پیاس کو بجھاتا ہے۔

ج. **تمام ہوا:** یسوع کے یہ آخری الفاظ (یونانی زبان میں tetelestai) اصل میں ایک فاتح کی پُرزور پکار تھے۔ یسوع نے صلیب کا ابدی مقصد پورا کر دیا تھا۔ آج صلیب خُداوند یسوع مسیح کے نجات کے کام کی تکمیل کے ثبوت کے طور پر کھڑی ہے، اور یہ ہمارے مسیحی امن اور ایمان کی بنیاد ہے، اِس کے ذریعے سے گناہ کا وہ قرض جو انسان نے ادا کرنا تھا پورا پورا ادا کر دیا گیا ہے اور ابھی انسان اور خُدا کے درمیان یسوع کے وسیلے صلح ہے۔

i. ایک ہی لفظ بہت کچھ تبدیل کر سکتا ہے۔ اگر عدالت میں کسی کے لیے جج کی طرف سے 'بے گناہ' کا لفظ استعمال ہو جائے تو وہ اُس شخص کی دُنیا ہی بدل دیتا ہے۔ کسی کھیل کے میدان میں 'منصفانہ یا جائز' لفظ بہت زیادہ معنی رکھتا ہے۔ جب کوئی عورت کسی خواہشمند مرد کے ساتھ شادی کرنے کے لیے 'ہاں' کہتی ہے تو اِس سے اُس مرد کے لیے سب کچھ تبدیل ہو جاتا ہے۔ کسی کو 'خُدا حافظ' کہنا بہت ساری تبدیلیوں کا سبب بنتا ہے۔ لیکن انسان کی تاریخ میں ایسے کوئی بھی الفاظ نہیں کہے گئے جو تاریخ پر اِس قدر اثر انداز ہوئے ہوں جیسے یسوع کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ جو ہم یوحنا 19 باب 30 آیت میں پڑھتے ہیں۔

ii. اِس سے پہلے کہ یسوع اپنی جان دیتا، اِس سے پہلے کہ ہیکل کا پردہ پھٹ کر دو حصے ہو جاتا، اِس سے پہلے کہ یسوع یہ کہتا کہ 'تمام ہوا' ایک بہت ہی حیرت انگیز کام ہوا تھا۔ خُدا باپ نے خُدا بیٹے پر ہماری ساری خطائیں لاد دیں، اور اُس کا وہ راست قہر جس کے ہم مستحق تھے وہ اُس پر ڈال دیا گیا۔ اور یسوع نے اُس قہر کو مکمل طور پر خود پر برداشت کیا اور ہمارے گناہ کی مکمل قیمت ادا کر دی اور اُس نے خُدا کے راست قہر کو خود پر لے کر اُس کے انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا۔

iii. "یہ ایک فاتح کی پکار تھی جو اُس نے بہت اونچی آواز میں دی تھی۔ اِس میں کسی طرح کا درد یا بے چینی نظر نہیں آتی، اِس میں کسی طرح کا رونا دھونا یا واویلا نظر نہیں آتا۔ یہ اُس کی پکار تھی جس نے انتہائی عظیم کام کو پورا کر دیا تھا۔" (سپر جن)

iv. "یسوع نے ایک فاتح کی پکار کے ساتھ اپنی جان دی۔ یہ اُس کی شکست کی وجہ سے رونے دھونے کی آواز نہیں تھی، نہ ہی دکھ کی وجہ سے آہوں اور سسکیوں کی آواز تھی۔ یہ اُس کی اُس فتح کا اعلان تھا کہ وہ جو کام کرنے کے لیے اِس دُنیا میں آیا تھا اُسے اُس نے مکمل کر لیا ہے۔" (مورث)

v. "یہاں پر فعل کے طور پر جو یونانی لفظ تلیو (Teleo بمعنی ختم کرنا) استعمال ہوا ہے، یہ لفظ پہلی اور دوسری صدی میں کسی کام کو مکمل طور پر سر انجام دینے یا کوئی قرض ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور اکثر رسیدوں کے اوپر لکھا جاتا تھا۔ یسوع کے اِس بیان 'تمام ہوا' (tetelestai, tetelestai) کا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے 'مکمل طور پر ادا کر دیا گیا'۔" (ٹینی)

vi. مکمل ادائیگی ہو چکی تھی، سارا کام ختم ہو گیا تھا۔

- یسوع کے بارے میں تمام وعدے، ہر طرح کی تصویر کشی اور تمام نبوتیں پوری ہو گئی تھیں۔
- کاہنوں کی تمام رسمیں اور اُن کے ذریعے سے گزرانی جانے والی تمام قربانیوں کا سلسلہ مکمل ہو چکا تھا۔
- یسوع نے جس مقصد کے لیے اِس زمین پر خُدا باپ کی مکمل تابعداری کی وہ مقصد پورا ہو چکا تھا۔
- خُدا کی عدالت کا تقاضا پورا ہو چکا تھا۔
- شیطان، گناہ اور موت کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔

vii. "عدن کے دروازوں سے قربانی کا خون بہنے لگا تھا، اور اِس کے بہاؤ اور لہروں میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن اِس وقت کے بعد خون کا ایک قطرہ بھی بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو باتیں یسوع کی ذات اور اُس کے مقصد کی تصویر کشی کرتی تھیں اُن کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ حقیقت میں خود آ کر قربان ہو گیا تھا۔" (مائیر)

viii. "کیا اُس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو اب مجھے اُس کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے، اور مجھے اُس وقت کا کام کرتے رہنا ہے جب تک مَیں اپنا کام ختم نہ کر لوں؛ میرا یہ کام اپنی نجات کے لیے نہیں کیونکہ وہ تو یسوع نے پہلے ہی مکمل کر دیا ہے، مَیں ابھی یہ کام اِس لیے کرتا ہوں کیونکہ مَیں نجات یافتہ ہوں اور اُس کی گواہی کے لیے مقرر ہوا ہوں۔" (سپر جن)

د. **سر جھکا کر:** یسوع کا یہ عمل بالکل پُر امن محسوس ہوتا ہے، بالکل ایسے جیسے کوئی آرام کے ساتھ تکیے پر سر رکھ کر لیٹتا ہے۔ یسوع نے کسی طرح کی شکست کی وجہ سے اپنا سر نہیں جھکایا تھا بلکہ اُس نے بڑے امن کے ساتھ اُسے جھکایا تھا۔

i. "اناجیل میں دیگر مقامات پر بھی اِسی لفظ کا استعمال ہمیں ملتا ہے جو یہاں پر یسوع کے سر جھکانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اور اُن جگہوں پر اِس کے معنیٰ 'سر دھرنے' کے ہیں جیسے کوئی سونے کے لیے لیٹتا ہے (متی 8 باب 20 آیت؛ لوقا 9 باب 28 آیت، ابنِ آدم کے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں)۔ پس اِس لفظ کا استعمال یہاں پر یہ معنیٰ دیتا ہے کہ اُس نے اپنی مرضی سے اپنے سر کو جھکا لیا کیونکہ وہ خُدا کے منصوبے کو پورا کرنے کے لیے موت کی نیند سونے کے لیے تیار تھا۔" (بروس)

ii. سر جھکا کر: "ہمارے پاس ایک ایسے شخص کی گواہی ہے جو اِس سارے واقعے کا چشم دید گواہ تھا اور یہ سارا واقعہ اُس کے ذہن پر کسی اَن مٹ یاد کی طرح نقش ہو گیا تھا۔" (ایلفرڈ)

ہ. جان دے دی: کسی نے یسوع کی جان اُس سے لی نہیں تھی، اُس نے ایک بہت ہی منفرد طریقے سے اپنی جان خود دی تھی۔ موت کا خُدا کے گناہ سے مبّرہ بیٹے پر بالکل کوئی اختیار نہیں تھا۔ اگرچہ وہ گنہگاروں کی جگہ پر کھڑا ہوا لیکن اُس کی ذات میں قطعی طور پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ اِس لیے وہ جب تک خود اپنی جان نہ دیتا مر نہیں سکتا تھا۔

i. جیسے کہ یسوع نے کہا ہے کہ، کوئی اِسے [میری جان کو] مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اِسے آپ ہی دیتا ہوں، مجھے اِس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ (یوحنا 10 باب 17-18 آیات)

ii. "اُس نے اپنی جان اِس لیے دی کیونکہ یہ اُس کی مرضی تھی، اُس وقت دی جب اُسکی مرضی تھی اور اُس طرح سے دی جیسے اُسکی مرضی تھی۔" (آگسٹن)

iii. "کسی نے اُس سے اُس کی جان نہیں لی تھی بلکہ اُس نے اپنی رضامندی سے اُسے دیا تھا۔ یہ خود کو اِس طرح سے پیش کرنا تھا جس کا پورا پورا اختیار یسوع کے اپنے پاس تھا۔ کیونکہ اُس کی جان دینے کے اختیار کے ساتھ اُس کے پاس اُس جان کو پھر سے واپس لے لینے کا بھی اختیار تھا۔ (یوحنا 10 باب 18 آیت)" (ٹرینچ)

iv. یسوع نے خود کو ایک کفارے کے طور پر پیش کیا، یسوع نے اپنی زندگی کو صلیب پر قربان کر دیا، اور اِس طرح سے سب سے اہم زندگی کو اِس کائنات کا سب سے اہم کام کرنے کے استعمال کیا گیا۔ بائبل کے علاوہ دیگر جو بھی قدیم تاریخی تعلیمی مواد موجود ہے اُس میں اِس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ یسوع نے صلیب پر اپنی جان دی تھی۔

- مارا بار سرا پین نامی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو جو خط لکھا اُس میں اِس کا ذکر تھا۔ (73 بعد از مسیح)
- یہودی مورخ یوسیفس نے یہ بات لکھی ہے۔ (90 بعد از مسیح)
- رومی مورخ ٹیسی ٹس نے اِس بات کا ذکر کیا ہے۔ (110 تا 120 بعد از مسیح)
- بابلی تالمود میں اِس بات کا ذکر کیا گیا ہے۔ (200 بعد از مسیح)

ج: یسوع کی صلیب پر موت کے فوراً بعد

اَ. (31-32 آیات) صلیبوں سے لاشوں کو اتارنے کی ضرورت

پس چونکہ تیاری کا دن تھا یہودیوں نے پیلاطس سے درخواست کی کہ اُنکی ٹانگیں توڑی جائیں اور لاشیں اُتار لی جائیں تا کہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں کیونکہ وہ سبت ایک خاص دن تھا۔ پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اُسکے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔

اَ. پس چونکہ تیاری کا دن تھا: یہاں پر جو بات لکھی ہے اُس کی وجہ سے ہمیں تاریخی لحاظ سے ایک بار پھر اُسی مسئلے کا سامنا ہوتا ہے جس کا ذکر یوحنا 19 باب 14 آیت کے تناظر میں ہوا اور جس کے بارے میں یوحنا 18 باب 28 آیت کی تفسیر میں بھی بات کی گئی ہے۔

ب. تا کہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں: عام طور پر وہ مجرم جن کو مصلوب کیا جاتا تھا وہ مصلوبیت کے بعد کئی دنوں تک اپنی صلیبوں پر لٹکے رہتے تھے اور یہ اصل میں عام لوگوں پر رعب ڈالنے اور روم سے غداری کرنے کے نتائج کے بارے میں خبردار کرنے کے کیا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ سبت کا دن آرہا تھا اور یہ سبت عام نہیں تھا کیونکہ یہ فسح کی عید کے دِنوں میں آرہا تھا اِس لیے یہودیوں نے یہ تقاضا کیا کہ اُن تین مصلوب ہونے والوں کی لاشوں کو صلیبوں پر نہ رہنے دیا جائے بلکہ اُنہیں اُتار لیا جائے۔

i. "اُن کا ضمیر یسوع کی موت کی وجہ سے اُنہیں بالکل پریشان نہیں کر رہا تھا، بلکہ وہ اِس وجہ سے پریشان تھے کہ کہیں وہ اپنی مذہبی رسومات میں کہیں پر کچھ غلط نہ کر بیٹھیں۔ ایک مُردہ ضمیر میں بہت سارے مذہبی خدشات پائے جاتے ہیں۔" (سپرجن)

ج. یہودیوں نے پیلاطس سے درخواست کی کہ اُنکی ٹانگیں توڑی جائیں: مصلوب کئے جانے والے لوگوں کی اگر ٹانگیں توڑ دی جاتیں تو وہ جلد مر جایا کرتے تھے کیونکہ ایسی صورت میں وہ اپنے آگے کو لٹکے ہوئے جسم کو پاؤں یا ٹانگوں کے زور سے پیچھے دھکیل کر سانس نہیں لے پاتے تھے۔

i. "وہ شخص جو صلیب پر لٹکا ہوتا تھا اُس کا سارا بدن آگے کی طرف لٹک جاتا تھا، اِس وجہ سے وہ شخص آسانی کے ساتھ سانس نہیں لے پاتا تھا۔ ایسی صورت میں بہتر سانس لینے کے لیے اُسے اپنی ٹانگوں اور پاؤں کے ساتھ زور لگا کر اپنے جسم کو تھوڑی دیر کے لیے پیچھے کی طرف دھکیلنا پڑتا تھا تا کہ اُس کے بازوؤں کے پٹھوں اور سینے پر دباؤ کم ہو۔ لیکن اگر اُس کی ٹانگیں توڑ دی جاتی تھیں تو وہ اپنے بند کو ایسے پیچھے قطعی طور پر نہیں کر سکتا تھا، اور چونکہ وہ سانس درست طور پر نہیں لے پاتا تھا اِس لیے جسم میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے تھوڑی دیر کے بعد اُس کی موت واقع ہو جاتی تھی۔" (ٹینی)

د. سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں: پس یہودیوں کی اُس درخواست کو پورا کرنے کے لیے سپاہیوں نے یسوع کے ساتھ مصلوب کئے جانے والے ڈاکوؤں کی فوراً ٹانگیں توڑ دیں۔

i. یہ ایک بہت ہی تشدد آمیز کام تھا جو سخت دل لوگ ہی کر سکتے تھے۔ اِس کام کے لیے عام طور پر لوہے کی کوئی بھاری سلاخ یا کوئی موٹا ڈنڈا استعمال کیا جاتا تھا۔ "مصلوب ہونے والے شخص کو جلد مارنے کے لیے لوہے کی بھاری سلاخ یا لکڑی کی ہتھوڑے نما چوب کا استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ اگر مصلوب شخص کو یونہی چھوڑ دیا جاتا تو اکثر ایسی حالت میں کئی لوگ چھتیس گھنٹوں تک بھی زندہ لٹکے رہتے تھے۔" (ڈوڈز) جو شخص پہلے ہی صلیب پر لٹکا ہوا ہو اور بہت زیادہ اذیت میں مبتلا ہو اُس کی کسی ڈنڈے یا ہتھوڑے نما چوب کے ساتھ ٹانگیں توڑنا اُس کے لیے کس قدر تکلیف دہ عمل ہو گا۔

ii. "لیک ٹینٹس کہتا ہے کہ (l. iv. c. 26) صلیب پر لٹکے ہوئے لوگوں کی ٹانگیں توڑنا یا اُن کے جسم کی دیگر ہڈیوں کو توڑ دینا اُس وقت ایک عام معمول کی بات تھی۔ اور اُن کے خیال میں ایسا اقدام اصل میں اُن پر ترس کھانے کے مترادف تھا کیونکہ اِس طرح سے اُن کی جسمانی اذیت کا جلد خاتمہ ہو جاتا تھا اور وہ جلد مر جاتے تھے۔" (کلارک)

iii. آثارِ قدیمہ کی کچھ دریافتوں کے مطابق کچھ ڈاکوؤں کے ساتھ جیسا کہ ہمیں یوحنا 19 باب 18 آیت میں ذکر ملتا ہے، ایسے ہی سلوک کے شواہد ملتے ہیں۔ اُس شخص کی ٹانگوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ایک ہی زوردار وار کے ساتھ اُس کی ایک ٹانگ کی ہڈی تو پوری طرح ٹوٹ گئی تھی جبکہ اُسکی دوسری ٹانگ کی ہڈی بھی بُری طرح متاثر ہوئی معلوم ہوتی ہے۔" (بروس)

iv. "توبہ کرنے والا ڈاکو اُسی دن خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو گیا لیکن اُس سے پہلے اُس نے بہت زیادہ جسمانی دُکھ اُٹھایا تھا۔ یسوع نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسی دن اُس کے ساتھ فردوس میں ہو گا۔ اُس کی ٹانگیں توڑنے کے لیے جو کاری ضرب سپاہیوں کی طرف سے لگائی گئی تھی اُسی کی وجہ سے یسوع کا وہ وعدہ فوراً اُس کی زندگی میں پورا ہو گیا، اگر ایسا نہ کیا جاتا تو وہ اور کافی دیر تک یونہی اپنے دکھ اور کرب میں صلیب پر لٹکا رہتا۔" (سپرجن)

ب. (33-34 آیات) یسوع ناصری کی موت کی تصدیق

لیکن جب اُنہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُسکی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خون اور پانی بہ نکلا۔

اَ. **اُنہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے:** جو سپاہی یہ سارا حال دیکھ رہے تھے اُنہوں نے اُس سے پہلے کئی لوگوں کو مصلوب کیا ہو گا اور اُنہوں نے کئی لوگوں کو صلیب پر مرتے دیکھا ہو گا۔ اپنے تجربے کی بناء پر اُن کے لیے یہ جاننا مشکل نہیں تھا کہ صلیب پر لٹکا ہوا شخص ابھی زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ پس اُن کے اُس تجربے کی بناء پر ہی یہ کہا گیا کہ جب وہ یسوع کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے۔

i. مرقس 15 باب 44-45 آیات میں مرقوم ہے کہ پیلاطس نے خاص طور پر یہ ہدایت دی تھی کہ اِس بات کی تصدیق کی جائے کہ آیا یسوع مر چکا تھا یا نہیں اور سپاہیوں نے اِس بات کی باقاعدہ طور پر تصدیق کی تھی۔

ب. **مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُسکی پسلی چھیدی:** عام طور پر مصلوب کئے ہوئے کسی شخص کی موت کی تصدیق کرنے کے لیے یا موت کو یقینی بنانے کے لیے اُسکی ٹانگیں یا دیگر ہڈیاں توڑ دی جاتی تھیں۔ جب سپاہیوں نے دونوں ڈاکوؤں کی ٹانگیں توڑ لیں تو پھر یقینی طور پر وہ یسوع پر بھی یہی عمل دہرانے کے لیے اُس کی طرف آئے ہونگے۔ سپاہیوں کو یہی کرنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر ایک سپاہی نے ایسا کرنے کی بجائے اپنا نیزہ یسوع کی پسلی میں مار دیا اور نہ جانتے ہوئے بھی حیرت انگیز طور پر کلام کی نبوتوں کو پورا کیا۔

i. "جب یسوع کی پسلی میں نیزہ لگا تھا تو اُس کی وجہ سے جو زخم بنا ہو گا وہ کم از کم اتنا بڑا ضرور ہو گا کہ اُس میں انسانی ہاتھ جا سکے (یوحنا 20 باب 25 آیت)، اِس نیزے کے مارے جانے کا مقصد بھی اصل میں یہی تھا کہ اِس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ یسوع مر چکا تھا، اور اگر نہیں تو اِس قدر گہرے اور خطرناک زخم کی وجہ سے مر جائے گا۔" (ڈوڈز)

ج. فی الفور اُس سے خون اور پانی بہ نکلا: یہ بات یسوع کی حتمی موت کی تصدیق تھی۔ نیزے کی وجہ سے اُس کی پسلی میں جو گہرا زخم لگا تھا اُس میں سے خون کی مانند کوئی چیز بہہ نکلی اور ساتھ ساتھ کچھ ایسا بھی تھا جو پانی کی مانند تھا۔

i. کچھ علماء کے مطابق یسوع کی پسلی میں نیزے کا مارا جانا ایسے ہی تھا جیسے یسوع کا وہیں پر پوسٹ مارٹم کر دیا گیا ہو، اور اُن کے مطابق یسوع کی موت کی اصل وجہ صلیب پر اُس کے دل کے پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اِس طرح کے حالات میں دل کے گرد کچھ پائی جانے والی تھیلیاں جو عام طور پر پانی نما مائع سے بھر ہوتی ہیں دل کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون سے بھر جاتی ہیں۔ اگر ایسی صورت میں اُن تھیلیوں کو کھولا جائے اور جو کچھ اُن کے اندر ہو اُسے بہنے دیا جائے تو اُن سے جو چیز بہے گی وہ بھی ایسی ہی ہو گی جیسی یسوع کے زخم سے بہہ نکلی تھی۔ یوحنا لکھتا ہے کہ یسوع کی پسلی سے پانی اور خون بہہ نکلا (کیونکہ یہ دونوں چیزیں آپس میں مکمل طور پر ملتی نہیں ہیں جیسے کہ پانی اور تیل آپس میں مکمل طور پر نہیں ملتے۔ عام طور پر اگر اِس طرح سے مرنے والے شخص کو زخم لگایا جائے تو اُس میں سے پانی یا خون قطرہ قطرہ بن کر ٹپکتا ہے، یسوع کے جسم سے وہ ایک دم بہہ نکلا، ہو سکتا ہے یہ بھی کسی اہم نشان یا بات کو پورا کر رہا ہو۔

ii. آگسٹس ٹوپلیڈی نے اِس منظر کو اپنے ایک بہت ہی مشہور گیت Rock of Ages میں استعمال کیا ہے۔

Rock of Ages, cleft for me,

زمانوں کی چٹان جو میرے لیے کھلی ہے

Let me hide myself in Thee

مجھے اپنے اندر چھپ جانے دے۔

Let the water and the blood

اُس پانی اور خون کو ہو جانے دے

From Thy riven side which flowed

جو تیرے شکستہ پہلو سے بہہ نکلا

Be of sin the double cure,

گناہوں کا دہرا اعلاج

Cleanse me from its guilt and power

مجھے گناہوں کی ندامت اور طاقت سے صاف کر

iii. ٹوپلیڈی نے جو تصور پیش کیا ہے اُس کا پرانے عہد نامے کی رسومات سے گہرا تعلق ہے۔ پرانے عہد نامے میں کاہن اپنی خدمت کے دوران جب کفارے کی قربانی خُدا کے سامنے پیش کرتے تھے تو وہ گناہوں کے دھوئے جانے کی رسوماتی علامات کے لیے پانی اور خون دونوں کا ہی استعمال کیا کرتے تھے۔ "پرانے عہد نامے کی تمام طرح کی اُس تصویر کشی کو اکٹھا کر لیں جو گناہ کے کفارے یا گناہ کے دھوئے جانے کے لیے استعمال ہوئی تھیں تو اُن میں ایک چیز آپ کو واضح طور پر نظر آئے گی کہ گناہوں سے پاکیزگی یا گناہوں کے صاف کئے جانے کے عمل کے لیے

پانی اور خون دونوں ہی کو استعمال کیا جاتا تھا۔ یہاں پر خون کو بہت ہی نمایاں حیثیت حاصل تھی، بغیر خون بہائے گناہوں کی معافی نہیں، اور پانی کو بھی بہت ہی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔" (سپر جن)

iv. سپر جن نے اِس کے حوالے سے مزید بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ چیز ہمیں کیا دکھاتی ہے: "پرانے مسیحی بزرگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ یہاں پر یسوع ایک طرح ہمارے جسمانی باپ آدم کی تصویر کشی کرتا ہے۔ آدم پر گہری نیند آئی اور وہ سو گیا اور اُسکی پسلی میں سے لیکر خُدا نے حوا کو تخلیق کیا، اُسی طرح صلیب پر یسوع بھی سو گیا، اور اُسکی پسلی جس میں نیزہ مارا گیا تھا وہ خون اور پانی بہہ نکلا جس سے کلیسیا تخلیق کی گئی تھی۔"

ج. (35-37 آیات) یوحنا کی پختہ یقین دہانی کلامِ مُقدس کا پورا ہونا

جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی دی ہے اور اُسکی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم بھی ایمان لاؤ۔ یہ باتیں اِسلئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اُسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جائیگی۔ پھر ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ جسے اُنہوں نے چھیدا اُس پر نظر کرینگے۔

اَ. جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی دی ہے اور اُسکی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم بھی ایمان لاؤ: یہاں پر یوحنا ہماری یقین دہانی کرواتا ہے کہ جس وقت یسوع صلیب پر لٹکا ہوا تھا اور یہ تمام واقعات رونما ہوئے وہ وہاں پر موجود تھا اور اِس سب کا چشم دید گواہ تھا۔ اُس نے اپنی اِس گواہی کی وجہ کو بھی بیان کیا ہے: تاکہ تم بھی ایمان لاؤ

i. دیکھا جائے تو یوحنا پانی اور خون کی وجہ سے جس کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے بہت زیادہ متاثر تھا۔ بعد میں یوحنا کے ایک خط (1 یوحنا 5 باب 6 آیت) میں وہ بیان کرتا ہے کہ 'یہی ہے وہ جو پانی اور خون کے وسیلہ سے آیا تھا یعنی یسوع مسیح۔' اُس کے اِس بیان نے مفسرین کو کافی تذبذب میں ڈال رکھا ہے کہ آیا یہاں پر یوحنا کا مطلب بپتسمے کا پانی تھا یا پھر وہ پانی جس کا ذکر یوحنا 19 باب 34 آیت میں ہمیں ملتا ہے۔

ii. بہر حال جس طرح سے یسوع نے جان دی اور جس طرح سے اُسکی موت کی تصدیق ہوئی یہ دونوں چیزیں ہمارے مسیحی ایمان کے لیے بہت زیادہ ضروری ہیں۔ اور یہ باتیں واقعی ہی اِس لیے ہیں کہ ہم ایمان لائیں۔ یوحنا نے اب تک جو کچھ بھی یسوع کی موت کے بارے میں ہمیں بتایا ہے وہ ساری باتیں واقعی ہی ایمان لانے کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

- یسوع کا گناہ سے مبّرہ ہونا، یسوع کی معصومیت ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔
- اتنے سارے دکھ اور تشدد کے باوجود یسوع کا وہ وقار جو ہمیشہ قائم رہا ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔
- جس طرح سے یسوع نے اپنی جان دی۔ یعنی مصلوبیت ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔
- اُس کی صلیب پر لگائی گئی تختی پر لکھی ہوئی تحریر ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔
- اُس کے کپڑوں پر قرعہ ڈالا جانا ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔
- یسوع کی صلیب پر لٹکے ہوئے بھی اپنی ماں کے لیے محبت ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔
- اُس کی پُر زور پکار کہ 'تمام ہوا' ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔
- اُس کا ایسے پُر سکون طریقے سے اپنی جان دینا ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔

- اُس کی موت کی یقین دہانی یا تصدیق ہمیں اُس پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے اور اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ واقعی ہی مُردوں میں سے زندہ ہوا تھا۔

ب. یہ باتیں اِسلئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو: یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اگرچہ رومی سپاہی کو یہ حکم تھا کہ وہ مجرموں کی ٹانگیں توڑے لیکن اُس نے خود سے ہی اِس بات کا انتخاب کیا کہ وہ یسوع کی پسلی میں نیزہ مارے۔ پس اُس کے اِس انتخاب کی وجہ سے یسوع کی ٹانگیں نہیں توڑی گئی تھیں اور یہ باتیں اِسلئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو۔

ج. اُسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جائیگی: یہ نبوت جو 34 زبور 20 آیت (اور خروج 12 باب 46 آیت؛ گنتی 9 باب 12 آیت میں بھی پائی جاتی ہے حادثاتی طور پر اُس شخص نے نہ جانتے ہوئے بھی پوری کی۔ بہر حال اِس پیشن گوئی کا پورا ہونا خُدا کی قدرت اور دستگیری کی وجہ سے تھا اور یہ بات بھی ہمیں یسوع پر ایمان لانے کے لیے دعوت دیتی ہے۔

i. رومی سپاہی کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ مصلوب ہونے والوں کی ٹانگیں توڑے، لیکن کچھ وجوہات کی بناء پر اُس نے یسوع کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ اور اِس وجہ سے خُداوند کے کلام میں کی گئی ایک حیرت انگیز پیشن گوئی پوری ہوئی۔

د. جسے اُنہوں نے چھیدا اُس پر نظر کرینگے: زکریاہ 12 باب 10 آیت اور 13 باب 6 آیت نہ جانتے ہوئے بھی اور حادثاتی طور پر (ایک رومی سپاہی کے ذریعے سے) پوری ہوئی۔ بہر حال اِس پیشن گوئی کا پورا ہونا خُدا کی قدرت اور دستگیری کی وجہ سے تھا اور یہ بات بھی ہمیں یسوع پر ایمان لانے کے لیے دعوت دیتی ہے۔

i. "یسوع کے بدن کو چھید تو دیا گیا تھا اور یہ پیشنگوئی تو پوری ہو گئی ہے لیکن جیسا کہ زکریاہ بیان کرتا ہے کہ وہ اُس پر نظر کرینگے، اِس پیشنگوئی کا دوسرا حصہ ابھی مستقبل میں پورا ہو گا۔" (ٹریچ)

د. (38-42 آیات) یسوع کے دو ہچکچانے والے شاگردوں کی طرف سے اُسکی شاندار تدفین کا انتظام

اِن باتوں کے بعد ارمتیؔہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش لیجائے۔ پیلاطس نے اجازت دی۔ پس وہ آکر اُسکی لاش لے گیا۔ اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے یسوع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عود ملا ہوا لایا۔ پس اُنہوں نے یسوع کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ پس اُنہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث یسوع کو وہی رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔

اَ. ارمتیؔہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر): خُداوند یسوع مسیح اپنی زمینی زندگی اور خدمت کے آخری حصے میں متحرک نہیں تھا بلکہ دوسرے لوگ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ خُدا نے یسوع کے دو ایسے شاگردوں کو اُبھارا جو خفیہ طور پر اُس پر ایمان رکھے ہوئے تھے (یعنی ارمتیہ کا یوسف اور نیکدیمس) تاکہ وہ پیلاطس کی اجازت سے یسوع کی لاش کو حاصل کریں اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے اُس تھوڑے سے وقت میں جس قدر اچھے طریقے سے یسوع کی تدفین کر سکتے تھے کریں (لوقا 23 باب 54 آیت)۔

ب. پیلاطس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش لیجائے: عام طور پر تو یہ ہوتا تھا کہ مصلوب ہو کر مرنے والے مجرموں کی لاشیں صلیبوں پر لٹکتی رہنے دی جاتی تھیں اکثر وہ وہیں پر گلنا سڑنا شروع ہو جاتی تھیں یا جنگلی جانور اُنہیں کھا جاتے تھے۔ لیکن یہودی فسح کی عید کے اُن دِنوں میں ایسا کچھ نہیں چاہتے تھے اور رومی اکثر خاندان والوں یا دوستوں کو لاشیں لے جانے کی اجازت دے دیتے تھے تاکہ اُن کی تدفین کی جا سکے۔

i. "رومی عام طور پر مصلوب ہونے والے مجرموں کی لاشوں کا صلیبوں پر ہی لٹکتے رہنے دیا کرتے تھے تاکہ جنگلی جانور اور پرندے اُنہیں کھالیں۔" (ڈوڈز)

ii. "اُس دور کے یہودیوں کے نزدیک مر جانے والے لوگوں کی باقاعدہ درست تدفین بہت ضروری تھی۔ لوگ اکثر اپنی معمولاتِ زندگی سے بڑھ کر بہت کچھ کر جاتے تھے تاکہ اُن کے پاس کوئی مرنے والا یا اُن کا عزیز بہت اچھی طرح دفن کیا جائے اور یہاں پر ہم ارمتیہ کے یوسف کو بھی ایسا ہی کچھ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔" (مورث)

iii. خُدا نے اِن آدمیوں کو یسوع کے بدن کی حفاظت کرنے کے لیے استعمال کیا۔ "جس طرح اخیلیئس نے ایڑیوں سے باندھ کر ہیکٹر کی لاش کو ٹروئے کی فصیل کے ساتھ ساتھ گھسیٹا تھا، ابلیس بھی چاہتا ہو گا کہ یسوع کی لاش کے ساتھ ایسا ہی کچھ کیا جاتا۔ اگر اُس کے بس میں ہوتا تو وہ یسوع کی لاش کو کتوں یا بلیوں کے آگے ڈلوا دیتا۔ لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ جس طرح خُدا کی مرضی تھی ویسا ہی ہونا تھا۔" (سپرجن)

ج. پس وہ آکر اُسکی لاش لے گیا: یہاں پر بالخصوص ایک شخص کی بات نہیں کی جا رہی غالباً نیکدیمس اور ارمتیہ یا یوسف دونوں آکر یسوع کی لاش کو لے گئے۔ وہ امیر بھی تھے اور اثر ورسوخ والے بھی تھے (متی 27 باب 57 آیت؛ مرقس 15 باب 43 آیت؛ یوحنا 3 باب 1 آیت)، وہ یہ کام اپنے نوکروں سے بھی کروا سکتے تھے لیکن اُنہوں نے غالباً یہ سب کچھ خود کیا۔

i. "کہانی سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ ہم اِس کا باقاعدہ ذکر نہیں پڑھتے (مرقس اور لوقا بیان کرتے ہیں) کہ ارمتیہ کے یوسف نے خود یسوع کی لاش کو صلیب پر سے اُتارا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. یسوع کی لاش صلیب پر کیلوں کے ساتھ جکڑی ہوئی تھی، لاش بہت زیادہ تشدد کی وجہ سے بہت بُری حالت میں ہوگی، اُس کو صلیب پر سے اُتارنا عملی طور پر اور جذباتی طور پر کافی مشکل کام ہو گا۔

د. اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے: یوسف اور نیکدیمس نے جو کچھ وہ کر سکتے تھے یسوع کی لاش کی اچھی تدفین کے لیے کیا۔ اُنہوں نے اُسے اُن خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا اور دفنایا جو نیکدیمس لے کر آیا تھا۔ اِس سے پہلے کہ لاش پر کفن لپیٹا جاتا، اُسے اچھی طرح سے تیار کرنے کی ضرورت تھی۔ یہودی اپنی رسومات کے مطابق جسم پر سے ہر طرح کی چیزیں اُتار کر اُسے اچھی طرح غسل دیتے تھے۔

i. اُنہوں نے یسوع کے سارے بدن کا بغور معائنہ کیا ہو گا اور اُس کے سر میں بہت سارے ٹوٹے کانٹے دیکھے ہونگے۔ اُنہوں نے دیکھا ہو گا کہ اُس کے بال خون کی وجہ سے آپس میں بُری طرح جڑ چکے تھے، اُس کا چہرہ مسلسل مار کھانے کی وجہ سے کافی زخمی تھا، اُس کی داڑھی جگہ جگہ سے نوچی ہوئی تھی، اُس کے ہونٹ سخت پیاس کی وجہ سے سوکھ چکے تھے۔ پشت کے بل لٹانے پر اُنہوں نے اُس کے بازوؤں اور کندھوں کے زخم دیکھے ہونگے۔ اُس کے بدن میں جابجا چھوٹی چھوٹی لکڑیاں اور کئی دھاتیں چبھی ہوئی پائی ہونگی۔ اُس کی ساری کمر کوڑوں کی مار کی وجہ سے شدید زخمی ہو چکی ہو گی اور اُس کے پٹھے نظر آرہے ہونگے۔ اُس کے ہاتھ اور پاؤں بھی خون سے لت پت اور شدید زخمی حالت میں ہونگے۔ اُس کے سینے پر پسلیوں کے نیچے اُسکی

موت کی تصدیق کے لیے نیزہ لگنے کی وجہ سے بہت بڑا زخم کھلا نظر آ رہا ہو گا، اور اِس سب سے بڑھ کر یہ تھا کہ اُس کی آنکھیں اب نہیں کھل رہی ہو نگی اور اُس کے منہ سے کوئی آواز نہیں آ رہی ہو گی۔

ii. ہم بس تصور ہی کر سکتے ہیں کہ اِس سارے منظر نے اُن دونوں آدمیوں پر کس طرح کا تاثر چھوڑا ہونا ہے جو اُن کی ساری زندگی اُن کے ذہنوں میں رہا ہو گا۔ جب بھی وہ کسی جنازے میں جاتے ہونگے اور وہ خاص مصالحہ جات کی خوشبو سونگھتے ہونگے جو کفنانے کے لیے استعمال کئے جاتے تھے تو یہ سب باتیں اُن کے ذہن میں آجاتی ہونگی۔

iii. جب یہ دو آدمی یہ سب کر رہے تھے - یہ آدمی جو شریعت کے عالم تھے - تو اِنہوں نے شاید اِس بات کے بارے میں سوچا ہو گا کہ وہ اپنے اُس عمل کی وجہ سے یسعیاہ 53 باب 9 آیت کی نبوت کو پورا کر رہے تھے کہ مسیحا مرنے کے بعد امیر لوگوں کے درمیان دفن کیا جائے گا۔ دفن ہونے سے پہلے بھی یسوع کے بدن کو دو امیر لوگوں نے ہی اُتارا تھا اور وہی اُس کی تدفین کا سارا انتظام کر رہے تھے۔ عام طور پر اِس طرح کے کام امیر لوگوں کے نوکر کیا کرتے تھے لیکن یہاں پر وہ دونوں امیر آدمی خود وہ سب کچھ کر رہے تھے، شاید وہ یہ بات جانتے تھے کہ یہ کام کرنا اُن کے لیے ضروری تھا۔

iv. یہ کام اِن دو آدمیوں کے ہاتھوں ہونا بالکل عجیب بات تھی اور یہ بھی عجیب بات تھی کہ یسوع جو خُدا بیٹا ہے اُس نے خُدا کے مرضی کے مطابق اپنے آپ کو اِن لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا اور اُنہیں یہ سب کرنے کی اجازت دی تھی۔ یسوع کے لیے یہ بات قدرے ممکن تھی کہ جب اُس نے خُدا باپ کی مرضی کے مطابق یہ سب کچھ کر لیا تھا اور اُس نے صلیب پر پکار کر یہ کہا تھا کہ تمام ہوا تو وہ قدرت رکھتا تھا کہ اپنے آپ کو جلال دے اور اپنی قدرت کو دُنیا پر ظاہر کرے۔ لیکن خُدا باپ کے الٰہی منصوبے کے تحت اُسکا بے جان بدن اُس وقت تک صلیب پر لٹکا رہا جب تک ارمتیہ کے یوسف نے پیلاطُس سے اجازت لے کر اُسے اُتار نہ لیا۔ اُس کا بدن اُس وقت تک صلیب پر لٹکتا رہا جب تک کافی زیادہ محنت کرنے کے بعد اُسے اُتار نہ لیا گیا، اور یہودیوں کے دستور کے مطابق جلدی جلدی اُسے دفن نہ کر دیا گیا تھا۔

- خُدا کے منصوبے میں یسوع مسیح کی تدفین بہت زیادہ اہمیت کی حامل تھی اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ایمان کے اقرار میں اِس کو خاص اہمیت حاصل ہے (1 کرنتھیوں 15 باب 3-4 آیات)۔ اِس کے لیے کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔
- اِس تدفین کی وجہ سے خُدا کے کلام میں کی گئی پیشن گوئی پوری ہوئی تھی۔ یسعیاہ 53 باب 9 آیت بیان کرتی ہے کہ: اُس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت میں دولتمندوں کے ساتھ ہوا۔ اِس کا مطلب ہے کہ مسیحا ایک قبر میں دفن کیا جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔
- یسوع کی اِس تدفین کی وجہ سے ایک وعدہ بھی پورا ہوا، ایک ایسی پیشن گوئی جو یسوع نے خود ہی کی تھی۔ یسوع نے کہا تھا کہ جس طرح یوناہ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح ابنِ آدم بھی تین دن اور تین رات قبر میں رہے گا (متی 12 باب 40 آیت)۔ لہذا یہ پیشن گوئی بھی پوری ہوئی تھی۔
- یسوع کی تدفین یہ ثابت کرتی ہے کہ یسوع واقعی ہی مر گیا تھا، یہ اُس کے جی اُٹھنے کے وسیلے آنے والے جلال کا ثبوت تھا۔ ارمتیہ کے یوسف یا نیکدیمس کو کوئی اور شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یسوع حقیقت میں نہیں مرا تھا۔

- اُس کی تدفین اِس لیے بھی ضروری تھی کیونکہ جو مصالح جات اُس کی تدفین کے لیے استعمال ہوئے اُن کی مدد سے اُس کا بدن قبر میں گلنے سڑنے سے محفوظ رہا تھا جیسا کہ 16 زبور 10 آیت میں بیان کیا گیا ہے: تُو۔۔۔نہ اپنے مُقدس کو سڑنے دے گا۔
- اِس تدفین کی وجہ سے نیکدیمس اور ارمتیہ کے یوسف کو ایک خاص وجہ ملی جس کی بناء پر وہ اپنا اور یسوع کا رشتہ بیان کر سکتے تھے، اِس کی وجہ سے وہ یسوع کے خفیہ شاگرد نہ رہے بلکہ کھل کر سامنے آ گئے۔
- یسوع کی تدفین اور جتنے دن وہ قبر میں رہا اُن دِنوں کے دوران شاگردوں کے ایمان کا امتحان ہو تا رہا جب یسوع قبر میں تھا تو وہ بھی ایک طرح سے ایک خاص قسم کی موت مرے ہوئے تھے۔
- یسوع کی تدفین اور جتنے دن وہ قبر میں رہا اُن سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صلیب پر یسوع نے نہ صرف گناہ کو بلکہ اُس نے موت کو بھی شکست دی تھی۔ یسوع کی تدفین اور پھر اُسکی خالی قبر یہ دکھاتی ہے کہ یسوع نے موت اور قبر پر فتح پائی ہے۔
- یسوع کا قبر میں دفن ہونا ضروری تھا کیونکہ یسوع اُس دوران ایک بہت ہی اہم کام کر رہا تھا۔ 1 پطرس 3 باب 18-20 آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ۔۔۔یسوع نے جا کر قیدی رُوحوں میں منادی کی۔ اگرچہ اِس بارے میں ہمارے پاس اتنی تفصیلات نہیں ہیں جتنی کہ ہمیں چاہییں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس وقت یسوع کا بدن قبر میں پڑا تھا اُس وقت بھی وہ خُدا کی پاک مرضی کے مطابق اُسی کے منصوبے کے لیے کچھ نہ کچھ کر رہا تھا۔ یسوع کے صلیب پر مکمل کئے گئے کام کے وسیلے سے ہی اُس سے پہلے کے ایماندار آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یسوع کی موت اور تدفین کے ذریعے بد ارواح کو بھی یہ پیغام ملتا ہے کہ خُدا ایک دن اُن کی عدالت کرنے جا رہا ہے اور اُن کو رد کر کے ہمیشہ کے لیے سزا دی جائے گی۔
- یسوع کی تدفین کے ذریعے سے خُدا بیٹے کا ایک اور بہت ہی اہم تعلق کمزور انسان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ یسوع نے صلیب کے اوپر ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کیا اور اِس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا یا اور کسی کام کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کے بعد یسوع کی ذات کا ہمارے ساتھ ایک اہم تعلق اِس طرح سے نظر آتا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے کمزور انسان کی مانند بنا۔ اور وہ ہر ایک پہلو سے ہم جیسا بن کر ہمارے ساتھ تعلق کو قائم کرتا ہے اور ہمیں بھی دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ ویسا ہی تعلق قائم کریں۔ جس طرح کمزور انسان مرنے کے بعد دفن کیا جاتا ہے اُسی طرح یسوع بھی بالکل عام انسانوں کی طرح دفن کیا گیا–ہم بھی یسوع کے ساتھ دفن ہوتے ہیں– روحانی طور پر ایمان کے وسیلے اور رسمی طور پر بپتسمے کے وسیلے۔ وہ ہم جیسا بنا اور ہم بھی ایمان کے وسیلے اُس جیسے بنتے ہیں۔

v. **پچاس سیر کے قریب مر اُور عود ملا ہوا لایا:** "یہاں پر جس قدر زیادہ مقدار میں نیکدیمس یہ چیزیں لے کر آیا یہ اُس کے یسوع کے لیے خلوص کا اظہار ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ چیزیں سارے بدن پر لگائی جاتی ہو نگی اور اِس لیے شاید وہ اتنی ہی مقدار میں چاہییں تھیں۔" (ڈوڈز)

vi. "پچاس سیر کے قریب لائی گئی یہ چیزیں نہ صرف نیکدیمس کے دولتمند ہونے کے بارے میں بتاتی ہیں بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ وہ خُداوند یسوع مسیح کی کتنی عزت کیا کرتا تھا۔" (ٹینی)

ہ. **اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا:** متی 27 باب 60 آیت بیان کرتی ہے کہ یہ قبر ارمتیہ کے یوسف کی تھی۔ چونکہ ارمتیہ کا یوسف ایک امیر شخص تھا اِس لیے اُس نے اپنی قبر خاص طور پر غار میں بنوائی ہو گی۔ یہ قبر یسوع کی مصلوبیت کے مقام کے نزدیک ہی ایک غار کے اندر تھی۔

i. اِس طرح کی قبروں کا عام طور پر ایک چھوٹا داخلی دروازہ ہوتا تھا اور اُس میں ایک یا اِس سے زیادہ لاشوں کو مختلف طرح کی خوشبودار چیزیں لگا کر ایک طرح سے حنوط کرنے کے بعد رکھ دیا جاتا تھا۔ یہودی رواج کے مطابق وہ اپنے مر جانے والے عزیزوں کے مُردہ بدنوں کو کچھ سالوں تک کے لیے ایسے رکھ دیا کرتے تھے جب تک کہ اُن کے بدن گل سڑ کر ختم نہ ہو جاتے تھے اور صرف ہڈیوں ڈھانچہ باقی رہ جاتا تھا۔ پھر وہ اُس ڈھانچے کو لیکر پتھر کے بنے ہوئے ایک استخوان دان میں ڈال دیتے تھے، وہ استخوان دان قبر میں خاندان کے دیگر لوگوں کی لاشوں کے ساتھ ہی پڑا رہتا تھا۔

ii. ایسی قبروں کا دروازہ ایک پہیے جیسے بڑے پتھر کے ساتھ بند کیا جاتا تھا جو ایک خاص جگہ پر گھما کر آگے یا پیچھے کیا جا سکتا تھا۔ یہ پتھر اتنا بھاری ہوتا تھا کہ ایک آدھ آدمی اُس کو ہلا نہیں سکتا تھا۔ یہ اِس لیے کیا جاتا تھا تاکہ کوئی شخص کسی خاندان کی قبر میں پڑی لاشوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

iii. جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا: "یوحنا جیسی گہری نظر رکھنے والے شخص کے لیے یہ بات محض ایک اتفاق نہیں تھی۔ یوحنا یہ محسوس کر رہا تھا کہ یسوع کی صلیب اور اُس باغ کے درمیان کوئی خاص ہم آہنگی موجود تھی۔" (موریسن)

iv. "پہلا آدم ایک باغ ہی کے اندر گناہ میں گرا تھا۔ اور دوسرے آدم نے بھی ایک باغ میں ہی بنی نوع انسان کو گناہ کے اثرات سے خلاصی دلوائی تھی۔" (ٹاسکر)

v. جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا: "اگر وہ اُسے کسی پرانی قبر میں دفن کرتے تو یہ بات قدرے ممکن تھی کہ یسوع کے جی اُٹھنے پر یہودی یہ کہہ سکتے تھے کہ یسوع کا بدن کسی پرانے نبی یا راستباز آدمی کی ہڈیوں سے چھو گیا تھا اِس لیے وہ جی اُٹھا ہے۔" (سپرجن)